بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ۗ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ٥

ماہنامہ اخبار احمدیہ جرمنی

مدیر: مغفور احمد

کتابت: نصر اللہ ناصر

خصوصی نمبر رجب ۱۴۰۷ھ امان ۱۳۶۶ہش مارچ ۱۹۸۷ء مسیح موعود نمبر

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خُدا نے مجھے دُنیا میں اسلئے بھیجا کہ تا میں حِلم اور خُلق اور نرمی سے گم گشتہ لوگوں کو خدا اور اسکی پاک ہدایتوں کی طرف کھینچوں

اور وہ نور جو مجھے دیا گیا ہے اس کی روشنی سے لوگوں کو راہ راست پر چلاؤں۔ انسان کو اس بات کی ضرورت ہے کہ ایسے دلائل اُس کو ملیں جن کے رو سے اس کو یقین آجائے کہ خدا ہے۔ کیونکہ ایک بڑا حصّہ دنیا کا اسی راہ سے ہلاک ہو رہا ہے کہ اُن کو خدا تعالےٰ کے وجود اور اس کی الہامی ہدایتوں پر ایمان نہیں ہے۔ اور خدا کی ہستی کے ماننے کے لئے اس سے زیادہ صاف اور قریب الفہم اور کوئی راہ نہیں کہ وہ غیب کی باتیں اور پوشیدہ واقعات اور آئندہ زمانہ کی خبریں اپنے خاص لوگوں کو بتلاتا ہے اور وہ نہاں در نہاں اسرار جن کا دریافت کرنا انسانی طاقتوں سے بالا تر ہے اپنے مقربوں پر ظاہر کر دیتا ہے۔ کیونکہ انسان کیلئے کوئی راہ نہیں جس کے ذریعہ سے آئندہ زمانہ کی ایسی پوشیدہ اور انسانی طاقتوں سے بالاتر خبریں اُس کو مل سکیں۔ اور بلاشبہ یہ بات سچ ہے کہ غیب کے واقعات اور غیب کی خبریں بالخصوص جن کیساتھ قدرت اور حکم ہے ایسے امور ہیں جن کے حاصل کرنے پر کسی طور سے انسانی طاقت خود بخود قادر نہیں ہو سکتی۔ سو خدا نے میرے پر یہ احسان کیا ہے جو اس نے تمام دُنیا میں سے مجھے اس بات کے لئے منتخب کیا ہے کہ تا وہ اپنے نشانوں سے گمراہ لوگوں کو راہ پر لاوے۔ لیکن چونکہ خدا تعالےٰ نے آسمان سے دیکھا ہے کہ عیسائی مذہب کے حامی اور پیرو یعنی پادری سچائی سے بہت دور جا پڑے ہیں اور وہ ایک ایسی قوم ہے کہ نہ صرف آپ صراط مستقیم کو کھو بیٹھے ہیں بلکہ ہزارہا کوس تک خشکی تری کا سفر کر کے یہ چاہتے ہیں کہ اوروں کو بھی اپنے جیسا کر لیں۔ وہ نہیں جانتے کہ حقیقی خدا کون ہے۔ بلکہ اُن کا خدا انہی کی ایک ایجاد ہے۔ اس لئے خدا کے اس رحم نے جو انسانوں کے لئے وہ

Herausgeber: Abdullah Wagishauser

Redakteur: Maghfoor Ahmad

۱۲ بارھواں جلسہ سالانہ مغربی جرمنی

۱۷-۱۸-۱۹ شہادت (اپریل) بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ یہ جلسہ اُس جلسہ سالانہ کی اتباع میں ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے ۹۶ سال قبل قادیان کی مقدس بستی میں خدا کے منشاء کے مطابق جاری فرمایا تھا۔ اس لئے تمام دوستوں کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس بابرکت جلسہ میں شریک ہو کر علمی اور روحانی فائدہ اٹھائیں اور اس کی برکات سے اپنی جھولیاں بھر لیں۔ دوست کوشش کر کے اپنے غیر از جماعت نیز غیر مسلم جرمن دوستوں کو بھی اپنے ہمراہ لائیں۔

چند ضروری گذارشات:-

جلسہ سالانہ پر آنے والے احباب سے گذارش ہے کہ وہ مندرجہ ذیل ہدایات کو خاص طور پر مدِنظر رکھیں تاکہ میزبان جماعت کو قیام و طعام کے انتظام میں سہولت رہے۔

(۱) فوری طور پر منتظم استقبال و رہائش کو مطلع کریں کہ آپ اکیلے آرہے ہیں، مع فیملی جلسہ میں شرکت کر رہے ہیں۔

(۲) آپ اپنے ہمراہ کتنے غیر از جماعت و غیر مسلم جرمن لا رہے ہیں۔

(۳) فرانکفورٹ میں آپ کی رہائش کا انتظام ذاتی ہوگا یا جماعتی انتظام کے تحت ٹھہریں گے۔

(۴) اپنے ساتھ موسم کی رعایت سے اپنا بستر ساتھ لانا نہ بھولیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلسہ پر آنے والے مہمانوں کو موسم کے مطابق بستر ساتھ لانے کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔

(۵) تمام صدران جماعت۔ خط یا فون کے ذریعہ اطلاع دیں کہ اُن کی جماعت سے کتنی تعداد میں مرد۔ عورتیں اور بچے جلسہ میں شمولیت کیلئے آرہے ہیں۔

(۶) اس ملک میں جلسہ سالانہ جیسا بڑا اجتماع متعدد ایسی ذمہ داریاں لیکر آتا ہے جن سے عہدہ برآ ہونا نہایت ضروری ہے۔ احباب جو جلسہ میں شمولیت کی غرض سے تشریف لائیں اُن سے گذارش ہے کہ اس موقعہ پر مکمل تنظیم، اطاعت اور ڈسپلن کو ملحوظ خاطر رکھیں۔

(۷) دورانِ جلسہ جلسہ آداب اسلامی نیز مجلس اور اجتماعات کے آداب کا خاص خیال رکھیں۔ باہمی جھگڑے اور تلخ کلامی سے مکمل گریز کریں۔ راستوں پر اژدہام نہ کریں خواتین کی موجودگی میں غضِ بصر سے کام لیں۔ کھانے کے دوران اسلامی آداب کا خاص طور پر خیال رکھیں۔ سیگریٹ نوشی سے مکمل پرہیز کریں۔ اس بات کا ہردم احساس کریں کہ ہر احمدی داعی اِلی اللّٰہ ہے اس لئے اخلاق کا ایسا عمدہ نمونہ پیش کریں کہ غیر اقوام کے لوگ دیکھ کر متاثر ہوں اور اس بات کے قائل ہو جائیں کہ درحقیقت اسلام کی اخلاقی تعلیم دوسرے تمام مذاہب کی اخلاقی تعلیمات پر برتری رکھتی ہے۔

(۸) جلسہ کا پروگرام غیر پاکستانی احباب کو مدِنظر رکھ کر بنایا گیا ہے اس دوران صبر اور خاموشی سے تقاریر سنیں۔ جرمن زبان میں ہونے والی تقاریر کا خلاصہ اردو میں سنایا جائیگا۔

آپ جلسہ پر کیوں   آپ جلسہ سالانہ پر کیوں آرہے ہیں!! حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کی روشنی میں

آپ جلسہ سالانہ پر اس لئے آرہے ہیں تاکہ:- (۱) ایسے حقائق و معارف سنیں جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کیلئے ضروری ہیں۔ (۲) طلب علم اور مشورہ امداد اسلام اور ملاقات اخوان کے مواقع مہیا ہوں۔ (۳) آپ میں سے ہر ایک کو بالمواجہ دینی فائدہ اُٹھانے کا موقعہ ملے اور آپ کی معلومات دینی وسیع ہوں اور معرفت ترقی پذیر ہو۔ (۴) جسقدر نئے بھائی اس جماعت میں گذشتہ سال داخل ہوئے ہیں پرانے بھائی اُن کا منہ دیکھ لیں اور روشناس ہو کر رشتہ تودد اور تعارف ترقی پذیر ہو۔ (۵) (خلیفہ وقت کی طرف سے) دوستوں کیلئے خاص دعائیں اور توجہ ہو اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے کہ خدا تعالیٰ انہیں اپنی طرف کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔ (۶) اپنے مولیٰ کریم اور رسولِ مقبول صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی محبت دلوں پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفرِ آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔ (۷) جو بھائی اس عرصہ میں سرائے فانی سے انتقال کر گیا ہو اس جلسہ میں اُس کیلئے دعائے مغفرت کی جائے۔ (۸) (خلیفہ وقت کی طرف سے) تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کیلئے اور خشکی اور نفاق اور اجنبیت کو درمیان سے اُٹھا دینے کیلئے بدرگاہِ رب العزت کوشش کی جائے۔

اخبار احمدیہ مارچ ۹۸۷

لعلِ تاباں

چشمۂ خورشید میں موجیں تیری مشہود ہیں ہر ستارے میں تماشا ہے تیری چمکار کا!!

اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ وعزّ اسمہٗ سے حضرت مسیح موعودؑ کی محبت اور عشق کی ایک جھلک

وہ پاک زندگی جو گناہ سے بچ کر ملتی ہے وہ ایک لعلِ تاباں ہے جو کسی کے پاس نہیں ہاں خدا تعالیٰ نے وہ لعلِ تاباں مجھے دیا ہے اور مجھے اُس نے مامور کیا ہے کہ مَیں دُنیا کو اس لعلِ تاباں کے حصول کی راہ بتا دوں۔ اس راہ پر چل کر مَیں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ہر ایک شخص یقیناً یقیناً اسکو حاصل کرے گا اور وہ ذریعہ اور وہ راہ جس سے یہ ملتا ہے ایک ہی ہے جس کو خدا کی سچی معرفت کہتے ہیں۔ درحقیقت یہ مسئلہ بڑا مشکل اور نازک مسئلہ ہے۔ کیونکہ ایک مشکل امر پر موقوف ہے۔ فلاسفر جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا ہے آسمان اور اور زمین کو دیکھکر اور دوسرے مصنوعات کی ترتیب ابلغ و محکم پر نظر کر کے صرف اتنا بتاتا ہے کہ کوئی صانع ہونا چاہیئے مگر مَیں اس سے بلند تر مقام پر لے جاتا ہوں اور اپنے ذاتی تجربہ کی بناء پر کہتا ہوں کہ خدا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صہ ۱۶)

اسلام کا خدا وہی سچا خدا ہے جو آئینہ قانون قدرت اور صحیفہ فطرت سے نظر آ رہا ہے۔ اسلام نے کوئی نیا خدا پیش نہیں کیا بلکہ وہی خدا پیش کیا ہے جو انسان کو نور قلب اور انسان کا کانشنس اور زمین و آسمان پیش کر رہا ہے۔

(تبلیغ رسالت جلد ششم صہ ۱۵)

خدا زمین و آسمان کا نور ہے۔ یعنی ہر ایک نور جو بلندی اور پستی میں نظر آتا ہے خواہ وہ ارواح میں ہے خواہ اجسام میں اور خواہ ذاتی ہے اور خواہ عرضی۔ اور خواہ ظاہری ہے اور خواہ باطنی اور خواہ ذہنی ہے اور خواہ خارجی اُسی کے فیض کا عطیہ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت رب العالمین کا فیض عام ہر چیز پر محیط ہو رہا ہے۔ اور کوئی اس کے فیض سے خالی نہیں۔ وہی تمام فیوض کا مبدء ہے اور تمام انوار کا علت العلل اور تمام رحمتوں کا سرچشمہ ہے۔ اُسی کی ہستی حقیقی تمام عالم کی قیوم اور تمام زیر و زبر کی پناہ ہے۔ وہی ہے جس نے ہر ایک چیز کو ظلمت خانہ عدم سے باہر نکالا اور خلعت وجود بخشا۔ بجز اس کے کوئی ایسا وجود نہیں ہے کہ جو فی حد ذاتہٖ واجب اور قدیم ہو۔ یا اس سے مستفیض نہ ہو بلکہ خاک اور افلاک اور انسان اور حیوان اور حجر اور شجر اور روح اور جسم سب اُسی کے فیضان سے وجود پذیر ہیں۔

(براہین احمدیہ صہ ۱۸۱ حاشیہ)

وہ خدا جو نبیوں پر ظاہر ہوتا رہا اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ پر بمقام طور ظاہر ہوا اور حضرت مسیح پر شعیر کے پہاڑ پر طلوع فرمایا اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر فاران کے پہاڑ پر چمکا وہی قادر قدوس خدا میرے پر تجلّی فرما ہوا ہے۔ اُس نے مجھ سے باتیں کیں اور مجھے فرمایا کہ وہ اعلیٰ وجود جس کی پرستش کے لئے تمام نبی بھیجے گئے مَیں ہوں۔ مَیں اکیلا خالق اور مالک ہوں اور کوئی میرا شریک نہیں۔ اور مَیں پیدا ہونے اور مرنے سے پاک ہوں۔

(ضمیمہ رسالہ جہاد صہ ۸)

آنحضرت صلی اللہ علیہ السلام کا رفیع الشان مقام حضرت مسیح موعودؑ کی نظر میں

تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اسکو دنیا میں لایا

ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے!

نوع انسان کیلئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اُس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول۔ اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے۔ مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔

(کشتی نوح صہ ۱۳)

میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اُس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے بجز اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اسکو دنیا میں لایا۔ اُس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی اِس لئے خدا نے جو اُس کے دل کے راز کا واقف تھا اُس کو تمام انبیاء اور تمام اوّلین اور آخرین پر فضیلت بخشی اور اُس کی مرادیں اس کی زندگی میں اُس کو دیں۔

(حقیقۃ الوحی صہ ۱۱۵-۱۱۶)

اے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے ہو! اور اے تمام وہ انسانی روحو جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو! میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے جس کی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اُسکی پیروی اور محبت سے ہم روح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں۔

(تریاق القلوب صہ ۱۱)

دنیا میں کروڑہا ایسے پاک فطرت گذرے ہیں اور آگے بھی ہوں گے۔ لیکن ہم نے سب سے بہتر اور سب سے اعلیٰ اور سب سے خوب تر اس مرد خدا کو پایا ہے جس کا نام ہے محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

چشمۂ معرفت صہ ۲۸۸

حضرت مسیح موعودؑ کے خلقِ عظیم کے تین درخشاں پہلو

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضؓ نے 1959ء کے جلسہ سالانہ پر "ذکرِ حبیب" کے موضوع پر جو پُر معارف اور لطیف تقریر فرمائی ذیل کا مضمون اسی سے ماخوذ ہے۔

میں اس وقت قریباً پندرہ سال کا تھا اور یہ وقت پورے شعور کا زمانہ نہیں ہوتا مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اخلاقِ فاضلہ کے تین خاص پہلو اس قدر نمایاں ہو کر میری آنکھوں کے سامنے بکھر رہے ہیں کہ گویا میں اب بھی اپنی ظاہری آنکھوں اور اپنے مادی کانوں سے اُنکے بلند و بالا نقوش کو دیکھ رہا اور اُن کی دلکش و دلآویز گونج کو سُن رہا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خُلقِ عظیم کے یہ تین پہلو (اوّل) محبت الٰہی اور (دوم) عشقِ رسُولؐ اور سوم) شفقت علیٰ خلق اللہ سے تعلق رکھتے ہیں اور تین پہلوؤں کے چند جستہ جستہ واقعات کے متعلق مَیں اس جگہ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ میرا یہ بیان ایک طرح سے گویا دریا کو کوزے میں بند کرنے کی کوشش کا رنگ رکھتا ہے۔ اور کوزہ بھی وہ جو بہت چھوٹا اور بڑی تنگ سی جگہ میں محصور ہے۔ مگر خدا چاہے تو ایک مختصر سے بیان میں ہی غیر معمولی برکت ڈال سکتا ہے۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔

محبّتِ الٰہی

سب سے پہلے اور سب سے مقدّم محبت الٰہی کا نمبر آتا ہے کیونکہ یہ وہ چیز ہے جو خالق و مخلوق کے باہمی رشتہ کا مضبوط ترین پیوند اور فطرتِ انسانی کا جزوِ اعظم ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں اس روحانی پیوند کا جس عجیب و غریب رنگ میں آغاز ہوا اُس کا تصوّر ایک صاحبِ دل انسان میں وجد کی سی کیفیت پیدا کر دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کا جوانی کا عالم تھا جبکہ انسان کے دل میں دنیوی ترقی اور مادی آرام و آسائش کی خواہش اپنے پورے کمال پر ہوتی ہے اور حضورؑ کے بڑے بھائی صاحب ایک معزز عہدہ پر فائز ہو چکے تھے اور یہ بات بھی چھوٹے بھائی کے دل میں ایک گونہ رشک یا کم از کم نقل کا رجحان پیدا کر دیتی ہے ایسے وقت میں حضرت مسیح موعود کے والد صاحب نے علاقہ کے ایک سکھ زمیندار کے ذریعہ جو ہمارے دادا صاحب سے ملنے آیا تھا حضرت مسیح موعودؑ کو کہلا بھیجا کہ آج کل ایک ایسا بڑا افسر برسرِ اقتدار ہے جس کے ساتھ میرے خاص تعلقات ہیں اسلئے اگر تمہیں نوکری کی خواہش ہو تو مَیں اس افسر کو کہہ کر تمہیں اچھی ملازمت دلا سکتا ہوں۔ یہ سکھ زمیندار حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ہمارے دادا صاحب کا پیغام پہنچا کر تحریک کی کہ یہ ایک بہت عُمدہ موقعہ ہے اسے ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہیئے حضرت مسیح موعود نے اس کے جواب میں بلا توقف فرمایا۔ حضرت والد صاحب سے عرض کر دو کہ مَیں اُن کی محبت اور شفقت کا ممنون ہوں مگر

"میری نوکری کی فکر نہ کریں مَیں نے جہاں نوکر ہونا تھا ہو چکا ہوں۔"

یہ سکھ زمیندار حضرت دادا صاحب کی خدمت میں حیران و پریشان ہو کر واپس آیا اور عرض کیا کہ آپ کے بچے نے تو یہ جواب دیا ہے کہ "مَیں نے جہاں نوکر ہونا تھا ہو چکا ہوں"۔ شاید وہ سکھ زمیندار حضرت مسیح موعودؑ کے اس جواب کو اُس وقت اچھی طرح سمجھا بھی نہ ہوگا مگر دادا صاحب کی طبیعت بڑی نکتہ شناس تھی کچھ دیر خاموش رہ کر فرمانے لگے کہ "اچھا غلام احمد نے یہ کہا ہے کہ مَیں نوکر ہو چکا ہوں؟ تو پھر خیر ہے اللہ اُسے ضائع نہیں کریگا۔" اور اُس کے بعد کبھی کبھی حسرت کے ساتھ فرمایا کرتے تھے کہ "سچا رستہ تو یہی ہے جو غلام احمد نے اختیار کیا ہے ہم تو دُنیا داری میں اُلجھ کر اپنی عمریں ضائع کر رہے ہیں۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں خدا کی محبت اتنی رچی ہوئی اور اتنا غلبہ پاتے ہوتے تھی کہ اس کے مقابل پر ہر دوسری محبت ہیچ تھی اور آپؑ اس ارشادِ نبویؐ کا کامل نمونہ تھے کہ

"اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ۔"

"یعنی سچے مومن کی ہر محبت اور ہر ناراضگی خدا کی محبت اور خدا کی ناراضگی کے تابع اور اُسی کے واسطے سے ہوتی ہے۔"

محبتِ الٰہی کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ ایک جگہ ایسے رنگ میں گفتگو فرماتے ہیں کہ گویا آپ اس محبّت کی شرابِ طہور میں مخمور ہو کر اپنے خدا سے ہم کلام ہو رہے ہیں فرماتے ہیں:-

مَیں اُن نعمتوں کو شمار نہیں جو مجھے معلوم ہیں دیگر دُنیا اُنہیں نہیں دیکھتی لیکن اے میرے خدا، مَیں تجھے پہچانتا ہوں کہ تو ہی میرا خدا ہے اور میری روح تیرے نام سے ایسے اُچھلتی ہے جیسے کہ

ایک شیر خوار بچہ ماں کے دیکھنے سے اُچھلتا ہے۔ لیکن اکثر لوگوں نے مجھے نہیں پہچانا اور نہ قبول کیا۔"

اور دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کو گواہ رکھ کر فرماتے ہیں۔

"دیکھ! میری رُوح نہایت توکّل کے ساتھ تیری طرف ایسی پرواز کر رہی ہے جیسا کہ ایک پرندہ اپنے آشیانہ کی طرف آتا ہے۔ سو مَیں تیری قدرت کے نشان کا خواہشمند ہوں لیکن نہ اپنے لئے اور نہ اپنی ذات کیلئے بلکہ اس لئے کہ لوگ تجھے پہچانیں اور تیری پاک راہوں کو اختیار کریں۔"

دوستو! مَیں خدا کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ کی بے نظیر محبّت اور پھر حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ خدا کی لازوال محبّت کی ایک بہت چھوٹی سی جھلک آپؑ کو دکھا رہا ہوں۔ اَب اس بیج کو اپنے دلوں میں پیدا کرنا اور پھر اس پودے کو خدائی محبت کے پانی سے پروان چڑھانا آپ لوگوں کا کام ہے۔ قرآن کے اس زرّین ارشاد کو کبھی نہ بھولو کہ:-

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ

"یعنی مومنوں کے دلوں میں خدا کی محبت سب دوسری محبتوں پر غالب ہونی چاہیئے۔"

عشقِ رسُولؐ

محبتِ الٰہی کے بعد دوسرے نمبر پر عشقِ رسُولؐ کا سوال آتا ہے۔ سو اس میدان میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام عدیم المثال تھا آپؑ اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں کہ:-

بعد از خدا بعشقِ محمّدؐ مُخَمَّرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

"یعنی مَیں خدا کے بعد محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے عشق میں مخمور ہوں۔ اگر میرا یہ عشق کسی کی نظر میں کفر ہے تو خدا کی قسم مَیں ایک سخت کافر انسان ہوں۔"

یہ خاکسار حضرت مسیح موعودؑ کے گھر میں پیدا ہوا اور یہ خدا کی ایک عظیم الشّان نعمت ہے جس کے شکریہ کے لئے میری زبان میں طاقت نہیں بلکہ حق یہ ہے کہ میرے دل میں اس شکریہ کے تصوّر تک کی گنجائش نہیں۔ مگر مَیں نے ایک دن نہیں، دو دن نہیں، سالہا سال تک دیکھا ... مَر کر خدا کو جان دینی ہے مَیں آسمانی آقا کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ میرے دیکھنے میں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے ذکر پر بلکہ محض نام لینے پر ہی حضرت مسیح موعودؑ کی آنکھوں میں آنسوؤں کی جھلی نہ آگئی ہو۔ آپؑ کے دل و دماغ بلکہ سارے جسم کا رُواں رُواں اپنے آقا حضرت سرورِ کائنات فخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق سے معمور تھا۔

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ اپنے مکان کے ساتھ والی چھوٹی سی مسجد میں جو مسجد مبارک کہلاتی ہے اکیلے ٹہل رہے تھے اور آہستہ آہستہ کچھ گنگناتے جاتے تھے اور اُس کے ساتھ ہی آپؑ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی تار بہتی چلی جا رہی تھی۔ اُسی وقت ایک مخلص دوست نے باہر سے آکر سنا تو آپؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت حسّانؓ بن ثابت کا ایک شعر پڑھ رہے تھے جو حضرت حسّانؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر کہا تھا اور وہ شعر یہ ہے:-

؎ کُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِیْ فَعَمِیَ عَلَیْکَ النَّاظِرُ
مَنْ شَآءَ بَعْدَکَ فَلْیَمُتْ فَعَلَیْکَ کُنْتُ اُحَاذِرُ

"یعنی اے خدا کے پیارے رسول! تو میری آنکھ کی پُتلی تھا جو آج تیری وفات کی وجہ سے اندھی ہو گئی ہے۔ اب تیرے بعد جو چاہے مرے مجھے تو صرف تیری موت کا ڈر تھا جو واقع ہو گئی۔"

راوی کا بیان ہے کہ جب مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس طرح روتے ہوئے دیکھا اور اُس وقت آپ مسجد میں بالکل اکیلے ٹہل رہے تھے تو مَیں نے گھبرا کر عرض کیا کہ حضرت! یہ کیا معاملہ ہے اور حضور کو کونسا صدمہ پہنچا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے فرمایا۔ مَیں اس وقت حسّانؓ بن ثابت کا یہ شعر پڑھ رہا تھا اور میرے دل میں یہ آواز پیدا ہو رہی تھی کہ "کاش یہ میری زبان سے نکلتا"

دُنیا جانتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام پر سخت سے سخت زمانے آتے ہر قسم کی تنگی دیکھی۔ طرح طرح کے مصائب برداشت کئے حوادث کی آندھیاں سر سے گذریں۔ مخالفوں کی طرف سے انتہائی تلخیوں اور ایذاؤں کا مزا چکھا حتیٰ کہ قتل کے سازشی مقدمات میں سے بھی گذرنا پڑا۔ بچوں اور عزیزوں اور دوستوں اور اپنے فدائیوں کی موت کے نظارے بھی دیکھے مگر کبھی آپؑ کی آنکھوں نے آپؑ کی آنکھوں نے آپؑ کے قلبی جذبات کی غمّازی نہیں کی لیکن علیحدگی میں اپنے آقا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلّم کی وفات کے متعلق (اور وفات بھی وہ جس

پر تیرہ سو سال گذر چکے: یہ محبّت کا شعر یاد کرتے ہوتے آپؑ کی آنکھیں سیلاب کی طرح بہہ نکلیں اور آپؑ کی یہ قلبی حسرت چھلک کر باہر آگئی کہ کاش یہ شعر میری زبان سے نکلتا!!"۔ اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ حضرت حسانؓ کا یہ شعر محبّتِ رسولؐ کے اظہار میں ہر دوسرے کلام پر فائق ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے دل میں عشقِ رسولؐ کے کمال کی وجہ سے ہر غیر معمولی اظہارِ محبّت کے موقعہ پر یہ خواہش پیدا ہوتی تھی کہ کاش یہ الفاظ بھی میری ہی زبان سے نکلتے۔

...... ایک واقعہ لاہور کے جلسہ دچھوّ والی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے آریہ صاحبان نے لاہور میں ایک جلسہ منعقد کیا اور اس میں شرکت کرنے کیلئے ہر مذہب و ملّت کو دعوت دی اور حضرت مسیح موعود علیہ السّلام سے بھی باصرار درخواست کی کہ آپ بھی اس بین الاقوامی جلسہ کیلئے کوئی مضمون تحریر فرمائیں اور وعدہ کیا کہ جلسہ میں کوئی بات خلافِ تہذیب اور کسی مذہب کی دلآزاری کا رنگ رکھنے والی نہیں ہوگی۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے اپنے ایک ممتاز حواری حضرت مولوی نورالدین صاحب کو جو بعد میں جماعتِ احمدیہ کے خلیفۂ اوّل ہوئے بہت سے احمدیوں کے ساتھ لاہور روانہ کیا اور ان کے ہاتھ ایک مضمون لکھ کر بھیجا جس میں اسلام کے محاسن بڑی خوبی کے ساتھ اور بڑے دلکش رنگ میں بیان کئے گئے تھے۔ مگر جب آریہ صاحبان کی طرف سے مضمون پڑھنے والے کی باری آئی تو اس بندۂ خدا نے اپنی قوم کے وعدوں کو بالائے طاق رکھ کر اپنے مضمون میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اتنا زہر اُگلا اور ایسا گند اچھالا کہ خدا کی پناہ۔ جب اس جلسہ کی اطلاع حضرت مسیح موعودؑ کو پہنچی اور جلسہ میں شرکت کرنے والے احباب قادیان واپس آئے تو آپؑ حضرت مولوی نورالدین صاحب اور دوسرے احمدیوں پر سخت ناراض ہوتے اور بار بار جوش کے ساتھ فرمایا کہ جس مجلس میں ہمارے رسول اللہؐ کو بُرا بھلا کہا گیا اور گالیاں دی گئیں تم اُس مجلس میں کیوں بیٹھے رہے؟ اور کیوں نہ فوراً اُٹھ کر باہر چلے آئے؟ تمہاری غیرت نے کس طرح برداشت کیا کہ تمہارے آقا کو گالیاں دی گئیں اور تم خاموش بیٹھے سُنتے رہے؟ اور پھر آپؑ نے بڑے جوش کے ساتھ یہ قرآنی آیت پڑھی کہ:-

إِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَءُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ -

"یعنی اے مومنو! جب تم سنو کہ خدا کی آیات کا دل آزار رنگ میں کفر کیا جاتا ہے اور اُن پر ہنسی اُڑائی جاتی ہے تو تم ایسی مجلس سے فوراً اُٹھ جایا کرو تا وقتیکہ یہ لوگ کسی مہذّبانہ انداز گفتگو اختیار کریں"۔

اس مجلس میں حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ (خلیفۂ اوّل) بھی موجود تھے اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الفاظ پر ندامت کے ساتھ سر نیچے ڈالے بیٹھے رہے۔ بلکہ حضرت مسیح موعودؑ کے اس غیورانہ کلام سے ساری مجلس ہی شرم و ندامت سے کٹی جا رہی تھی۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ اسی عشق کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کو آپ کی آل و اولاد اور آپ کے صحابہؓ کے ساتھ بھی بے پناہ محبت تھی۔ چنانچہ ایک دفعہ جب محرّم کا مہینہ تھا اور حضرت مسیح موعودؑ اپنے باغ میں ایک چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے آپؑ نے ہماری ہمشیرہ مبارکہ بیگم سلّمہا اور ہمارے بھائی مبارک احمد مرحوم کو جو سب بہن بھائیوں میں چھوٹے تھے اپنے پاس بلایا اور فرمایا "آؤ میں تمہیں محرّم کی کہانی سناؤں" پھر آپؑ نے بڑے دردناک انداز میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے واقعات سنائے آپؑ یہ واقعات سُناتے جاتے تھے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور آپؑ اپنی انگلیوں کے پوروں سے اپنے آنسو پونچھتے جاتے اس دردناک کہانی کو ختم کرنے کے بعد آپؑ نے بڑے کرب کے ساتھ فرمایا:-

"یزید پلید نے یہ ظلم ہمارے نبی کریمؐ کے نواسے پر کروایا مگر خدا نے بھی ان ظالموں کو بہت جلد اپنے عذاب میں پکڑ لیا"۔

اُس وقت آپ پر عجیب کیفیت طاری تھی اور اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے جگر گوشہ کی المناک شہادت کے تصوّر سے آپؑ کا دل بہت بے چین ہو رہا تھا اور یہ سب کچھ رسولِ پاکؐ کے عشق کی وجہ سے تھا

...... بس اس کے سوائیں اس جگہ عشقِ رسولؐ کے بارے میں کچھ نہیں کہوں گا کیونکہ ایک وسیع سمندر میں سے انسان صرف چند چلّو ہی بھر سکتا ہے۔ اس لئے اس عنوان کے تحت اب میرے لئے صرف یہی دُعا باقی ہے کہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَعَلٰى عَبْدِكَ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ وَيٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ (جاری ہے)

شفقت علیٰ خلق اللہ

مَیں نہایت اختصار کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جذبۂ محبتِ الٰہی اور عشقِ رسولؐ کے متعلق بیان کر چکا ہوں اب مختصر طور پر آپؑ کے جذبۂ شفقت علیٰ خلق اللہ کے متعلق کچھ بیان کرتا ہوں. اس تعلق میں سب سے پہلے میرے سامنے وہ مقدس عہد آتا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدائی حکم کے ماتحت ہر بیعت کرنیوالے سے لیتے تھے اور اسی پر جماعتِ احمدیہ کی بنیاد قائم ہوئی یہ عہد دس شرائطِ بیعت کی صورت میں شائع ہو چکا ہے اور گویا یہ احمدیت کا بنیادی پتھر ہے. اس عہد کی شرط نمبر ۴ اور شرط نمبر ۹ کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں کہ ہر بیعت کرنے والا عہد کرے کہ:۔

"عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا. نہ زبان نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح۔"

اور

"عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا. اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچائے گا۔"

یہ وہ عہدِ بیعت ہے جو احمدیت میں داخل ہونے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدائی حکم کے ماتحت مقرر فرمایا اور جس کے بغیر کوئی احمدی سچا احمدی نہیں سمجھا جا سکتا. اب مقامِ غور ہے کہ جو شخص اپنی بیعت اور اپنے روحانی تعلق کی بنیاد ہی اس بات پر رکھتا ہے کہ بیعت کرنیوالا تمام مخلوق کے ساتھ دلی ہمدردی اور شفقت کا سلوک کرے گا اور اُسے ہر جہت سے فائدہ پہنچانے کے لئے کوشاں رہے گا اور اُسے کسی نوع کی تکلیف نہیں دے گا. اُس کا اپنا نمونہ اس بارے میں کیسا اعلیٰ اور کیسا شاندار ہونا چاہیئے. اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسا ہی تھا. حضرت مسیح موعود علیہ السلام بار ہا فرمایا کرتے تھے کہ مَیں کسی شخص کا دشمن نہیں ہوں اور میرا دل ہر انسان اور ہر قوم کی ہمدردی سے معمور ہے چنانچہ ایک جگہ فرماتے ہیں:۔

"مَیں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے. مَیں بنی نوع انسان سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے ایک والدۂ مہربان اپنے بچوں سے کرتی ہے بلکہ اس سے بڑھ کر. مَیں صرف اُن باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے. انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور بداخلاقی سے بیزاری میرا اصول ہے۔"

ایک دفعہ بعض عیسائی مشنریوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف اقدامِ قتل کا سراسر جھوٹا مقدمہ دائر کیا اور ان مسیحی پادریوں میں ڈاکٹر مارٹن کلارک پیش پیش تھے. مگر خدا نے عدالت پر آپؑ کی صداقت کھول دی اور آپؑ اس مقدمہ میں جس میں عیسائیوں کے ساتھ مل کر آریوں اور بعض غیر احمدی مخالفین نے بھی آپؑ کے خلاف ایڑی چوٹی کا زور لگایا تھا کہ کسی طرح آپ سزا پا جائیں عزت کے ساتھ بری کئے گئے. جب عدالت نے اپنا فیصلہ سُنایا تو کیپٹن ڈگلس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے جو بعد میں کرنیل تک پہنچے اور ابھی حال ہی میں فوت ہوتے ہیں آپؑ سے مخاطب ہو کر پوچھا:

"کیا آپ چاہتے ہیں کہ ڈاکٹر کلارک پر (اس جھوٹی کارروائی کی وجہ سے) مقدمہ چلائیں؟ اگر آپؑ مقدمہ چلانا چاہیں تو آپ کو اس کا قانونی حق ہے۔" آپ نے بلا توقف فرمایا "مَیں کوئی مقدمہ کرنا نہیں چاہتا. میرا مقدمہ آسمان پر ہے۔"

الغرض حضرت مسیح موعودؑ کا وجود ایک مجسّم رحمت تھا. وہ رحمت تھا اپنے عزیزوں کیلئے اور رحمت تھا اپنے دوستوں کے لئے اور رحمت تھا اپنے دشمنوں کیلئے اور رحمت تھا ہمسائیوں کے لئے اور رحمت تھا اپنے خادموں کے لئے اور رحمت تھا سائلوں کے لئے اور رحمت تھا عامّۃ النّاس کے لئے اور دنیا کا کوئی چھوٹا یا بڑا طبقہ ایسا نہیں ہے جس کے لئے اُس نے رحمت اور شفقت کے پھول نہ بکھیرے ہوں. بلکہ مَیں کہتا ہوں کہ وہ رحمت تھا اسلام کے لئے جس کی خدمت اور اشاعت کے لئے اُس نے انتہائی فدائیت کے رنگ میں اپنی زندگی کی ہر گھڑی اور اپنی جان تک قربان کر رکھی تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی مقدس زندگی پر

ایک طائرانہ نظر

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب

پس منظر

گزشتہ صدی عیسوی میں عیسائی مغربی اقوام کے دنیا پر تسلّط اور غلبہ و اقتدار کے بعد یورپ کے عیسائیوں نے جگہ جگہ مشن کھولنے اور اسلام کیخلاف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی توہین پر مشتمل گندی اور دلآزار کتابیں اور اشتہارات شائع کرنے شروع کر دیئے اور علمی اور فلسفیانہ رنگ میں اسلام پر ایسے ایسے اعتراضات کئے جس سے نہ صرف نئے تعلیم یافتہ مسلمان متاثر ہوتے بغیر نہ رہ سکے بلکہ بڑے بڑے خطیب اور مولوی بھی عیسائیت کی لپیٹ میں آگئے چنانچہ آگرہ کی شاہی مسجد کے امام اور خطیب "مولوی عماد الدین" سے "پادری عماد الدین" اور اسی طرح "عبداللہ" سے پادری عبداللہ آتھم وغیرہ بن گئے۔ الغرض لاکھوں مسلمان عیسائی بن گئے۔

اس ارتداد کی وجہ مسلمانوں میں رائج حیات مسیح کا عقیدہ تھا جس سے عیسائی مشنریوں نے خوب فائدہ اٹھایا۔ یہ عقیدہ ان عیسائیوں سے اسلام میں داخل ہوا جو اسلام کی غیر معمولی ترقی کے زمانہ میں فوج در فوج اسلام میں داخل ہوتے لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حد سے بڑھی ہوئی عقیدت دلوں سے نکال کر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلّم کی حقیقی محبت اپنے دلوں میں راسخ نہ کر سکے۔ گذشتہ صدی میں عیسائی اپنی حیرت انگیز کامیابیوں کی بنا پر تمام مسلم دنیا میں عیسائیت پھیلا کر خانہ کعبہ پر صلیب لٹکانے کے خواب دیکھ رہے تھے عیسائیوں کے علاوہ آریہ پنڈت اور دوسرے مذاہب اسلام کی سخت مخالفت کر رہے تھے اور اسلام چاروں طرف سے دشمنوں سے گھرا ہوا تھا۔

ع لشکرِ شیطاں کے نرغے میں جہاں ہے گھر گیا۔

بات مشکل ہو گئی قدرت دکھا اے میرے یار

ان حالات میں بعض مسلمانوں نے مرثیے لکھے بعض نے امام مہدی کی بعثت کیلئے دعائیں کیں۔ آسمانوں پر احیاءِ دین کیلئے ایک شور برپا ہوا۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس کیلئے سب سے زیادہ تڑپ رکھتے تھے اور گوشۂ تنہائی میں عبادت دعاؤں اور ذکرِ الٰہی اور قرآن مجید پر غور و فکر کرنے میں اکثر محو رہتے تھے۔ ان دنوں دشمنانِ اسلام کے بڑھتے ہوتے حملوں کو روکنے کیلئے اسلام کے دفاع اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور قرآن مجید کی عظمت پر مشتمل تاریخ انسانی میں ایک بے نظیر اور معرکہ آراء کتاب "براھین احمدیہ" تصنیف فرما رہے تھے۔ آپکو عالمِ کشف میں ایک عجیب نظارہ دکھایا گیا۔ آپ فرماتے ہیں :-

"ایک مرتبہ الہام ہوا کہ ملاء اعلیٰ کے لوگ خصومت میں ہیں یعنی ارادۂ الٰہی احیاءِ دین کیلئے جوش میں ہے لیکن ہنوز ملاء اعلیٰ پر شخص محی کی تعیین نہیں ہوئی اس لئے وہ اختلاف میں ہے اسی اثنا میں خواب میں دیکھا کہ لوگ اس محی کو تلاش کرتے پھرتے ہیں اور ایک شخص اس عاجز کے سامنے آیا اور اشارہ سے اس نے کہا هٰذَا رَجُلٌ یُحِبُّ رَسُوْلَ اللّٰہ یعنی یہ وہ آدمی ہے جو رسول اللہ سے محبت رکھتا ہے۔ اور اس قول سے یہ مطلب تھا کہ شرط اعظم اس عہدہ کی محبت رسول ﷺ ہے۔ سو وہ اس شخص میں متحقق ہے۔"

(براہینِ احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۰۳-۵۰۲)

ماموریت کا پہلا الہام

انہی ایام میں حضور علیہ السلام نے ایک اور رویاء دیکھا فرمایا :-

"ایک رات میں لکھ رہا تھا کہ اسی اثناء میں مجھے نیند آگئی اور میں سو گیا۔ اسی وقت میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کو دیکھا آپ کا چہرہ بدرِ تام کی طرح درخشاں تھا۔ آپ میرے قریب ہوتے اور میں نے ایسا محسوس کیا کہ آپ مجھ سے معانقہ کرنا چاہتے ہیں اور میں نے دیکھا کہ آپ کے چہرہ سے نور کی کرنیں نمودار ہوئیں

اور میرے اندر داخل ہوگئیں اور ان انوار کو ظاہری روشنی کی طرح پاتا تھا اور یقینی طور پر سمجھتا تھا کہ میں انہیں محض روحانی آنکھوں سے ہی نہیں بلکہ ظاہری آنکھوں سے بھی دیکھ رہا ہوں اور اس معانقہ کے بعد نہ ہی میں نے یہ محسوس کیا کہ آپؐ مجھ سے الگ ہوتے ہیں اور نہ ہی یہ سمجھا کہ آپؐ تشریف لے گئے ہیں. اس کے بعد مجھ پر الہام الٰہی کے دروازے کھول دیئے گئے اور میرے رب نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا.

یَا اَحْمَدُ بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکَ مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا اُنْذِرَ اٰبَاؤُھُمْ وَلِتَسْتَبِیْنَ سَبِیْلُ الْمُجْرِمِیْنَ قُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا کُلُّ بَرَکَۃٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَبَارَکَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ قُلْ اِنِ افْتَرَیْتُہٗ فَعَلَیَّ اِجْرَامِیْ ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ۔

یعنی اے احمد اللہ نے تجھے برکت دی ہے پس جو وار تو نے دین کی خدمت کیلئے مخالفوں پر کیا ہے وہ تو نے نہیں بلکہ اللہ نے کیا ہے خدا نے تجھے قرآن کا علم عطا فرمایا ہے تا کہ تو ان لوگوں کو ہوشیار کرے جن کے باپ دادے ہوشیار نہیں کئے گئے تھے اور تا مجرموں کا راستہ واضح ہو جائے لوگوں سے کہہ دے کہ مجھے خدا کیطرف سے مامور کیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے ایمان لایا ہوں کہ حق آگیا اور باطل بھاگ گیا اور باطل بھاگنے ہی والا تھا، ہر ایک برکت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے. پس بڑا مبارک وہ ہے جس نے تعلیم دی اور جس نے تعلیم پائی کہہ اگر میں نے افترا کیا ہے تو میری گردن پر میرا گناہ ہے. خدا وہ خدا ہے جس نے دنیا میں اپنا رسول اور اپنا فرستادہ ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اس دین کو تمام ادیان باطلہ پر غالب کرے ......"

(آئینہ کمالات اسلام و براہین احمدیہ حصہ سوم ص ۲۳۸ بحوالہ حیات طیبہ مؤلفہ شیخ عبدالقادر مرحوم)

اگرچہ بانی سلسلہ احمدیہ الہام الٰہی اور خدا تعالیٰ کے مکالمہ مخاطبہ سے بہت پہلے مشرف ہو چکے تھے لیکن مجددیت اور ماموریت کے بارے میں حضور کا یہ پہلا الہام تھا جو ۱۸۸۲ء میں ہوا. سن ہجری کے لحاظ سے یہ تیرھویں صدی کے اخیر کا زمانہ تھا اور چودھویں صدی کا ظہور ہونے لگا تھا۔

حضرت عیسےٰ سے مشابہت

اس سے اگلے سال ۱۸۸۳ء میں حضور پر ظاہر کیا گیا کہ حضور کو حضرت عیسےٰؑ کے ساتھ خاص مشابہت ہے چنانچہ حضور فرماتے ہیں :۔

" اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار غربت اور انکسار اور توکل اور ایثار اور آیات اور انوار کی رو سے مسیحؑ کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور اس عاجز کی فطرت اور مسیحؑ کی فطرت باہم نہایت متشابہہ واقع ہوئی ہے نیز ظاہری طور پر بھی ایک مشابہت ہے اور وہ یوں کہ مسیحؑ ایک کامل اور عظیم الشان نبی یعنی موسیٰ کا تابع اور خادم دین تھا اور اس کی انجیل توریت کی فرع ہے اور یہ عاجز بھی اس جلیل الشان نبی کے احقر خادمین میں سے ہے کہ جو سید الرسل اور سب رسولوں کا سرتاج ہے ...... صلے اللہ علیہ وسلم "

(براہین احمدیہ جلد چہارم)

اشاعت دعویٰ

۱۸۸۵ء میں حضور نے مختلف مذاہب کے لیڈروں اور پیشواؤں اور دنیا بھر کے بادشاہوں رئیسوں کو ایک اشتہار کے ذریعے اپنے دعویٰ سے آگاہ کیا اور انہیں اسلام کی صداقت کے ثبوت میں نشان نمائی کی دعوت دی۔

بیعت کا آغاز

۱۸۸۸ء کے آخر میں حضور کو بیعت لینے کا حکم ہوا اور ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو ۴۰ آدمیوں کی بیعت کے ساتھ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بنیاد رکھی گئی سب سے پہلی بیعت کرنے کی سعادت حضرت حکیم الامت علامہ حکیم حافظ مولوی نورالدین بھیروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نصیب ہوئی اس کے بعد آہستہ آہستہ لوگ بیعت میں شامل ہوتے رہے۔

وفات مسیح کا اعلان

اب تک حضور بھی مسلمانوں کے مروجہ عقیدہ حیات مسیح اور ان کے

دوبارہ نزول کے قائل تھے لیکن ۱۸۹۰ء کے آخر میں حضور کو الہاماً بتایا گیا مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اسی کے رنگ میں وعدہ کے موافق تو آیا ہے۔

وَكَانَ وَعْدُ اللّٰهِ مَفْعُولًا أَنْتَ مَعِيَ وَأَنْتَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ أَنْتَ مُصِيْبٌ وَمُعِيْنٌ لِلْحَقِّ

(ازالہ اوہام)

یعنی اللہ کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا تو میرے ساتھ ہے اور تو روشن حق پر قائم ہے اور راہ صواب پر ہے اور حق کا مددگار ہے"

مخالفت کی آگ

۱۸۹۱ء میں حضور نے بذریعہ اشتہار اسکا اعلان شائع فرمایا۔ حضور کے اس اعلان نے مسلمانوں اور غیر مسلموں میں سخت ناپسندیدگی اور دشمنی پیدا کر دی اور اس زمانہ کے مولویوں نے حضورؑ کو کافر اور اسلام کی چار دیواری سے خارج کر دینے کا اعلان کیا اور حضورؑ کے قتل کے درپے ہو گئے۔ قرآن مجید کی تعلیم کے خلاف یہ لوگ اس عقیدہ پر قائم تھے کہ حضرت عیسیٰؑ صلیب سے پہلے ہی معجزانہ طور پر اپنے مادی جسم کے ساتھ آسمان پر اٹھا لئے گئے اور اسی مادی جسم کے ساتھ آخری زمانہ میں کسی وقت آسمان سے زمین پر اتریں گے اور اسلام کو دنیا میں پھیلائیں گے۔

فرشتوں کا نزول

حضورؑ نے قرآن مجید اور احادیث نبویؐ اور علم تاریخ اور عقلی اور نقلی دلائل سے حضرت عیسیٰؑ کی وفات اور آنیوالے مسیح کے مثیل مسیح ابن مریم ہونے پر ایسے مضبوط دلائل پیش کئے کہ تعلیم یافتہ طبقہ متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔

مباحثات اور چیلنج

حضورؑ نے بڑے بڑے مولویوں سے اس موضوع پر مباحثہ کیا۔ حضور نے صوفیاء اور علماء اور گدی نشینوں کو چیلنج دیا کہ وہ حضورؑ پر امور غیبیہ کھلنے بشارتیں ملنے اور قبولیت دعا اور تفسیر قرآن میں مقابلہ کیلئے آئیں۔ لیکن تکفیر کرنے والے مولویوں میں سے کسی کو بھی حضور کے مقابلہ پر آنے کی جرأت نہ ہوئی۔

تبلیغ اسلام

حضور نے ساری دنیا کو مخاطب کر کے فرمایا:

"اے تمام لوگو جو زمین پر رہتے ہو اور اے تمام وہ انسانی روحو جو مشرق و مغرب میں آباد ہو میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت دیتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اس کی پیروی اور محبت سے ہم روح القدس سے اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کا انعام پاتے ہیں۔"

(تریاق القلوب)

جنگ مقدس

۱۸۹۳ء میں حضور نے امرتسر کے مقام پر عیسائیوں سے ایک زبردست مباحثہ کیا جو دو ہفتے جاری رہا اور جنگ مقدس کے نام سے کتابی شکل میں شائع ہوا۔ حضورؑ نے وفات مسیح ثابت کر کے عیسائیوں کے عقائد الوہیت مسیح، کفارہ اور تثلیث کی ایسی دھجیاں اڑائیں کہ صلیبی مذہب کی بنیادیں ہلا کر رکھ دیں۔ پھر حضورؑ نے عیسائیوں کو مباہلہ کی دعوت دی لیکن کسی کو مقابلہ میں آنے کی طاقت نہ ہوئی۔

نشانِ خسوف و کسوف

دن بدن حضور کی مخالفت بڑھتی گئی ۱۸۹۴ء میں حضورؑ کی صداقت کے لئے ماہِ رمضان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق نشان خسوف و کسوف ظاہر ہوا جو ۱۸۹۵ء میں مغربی دنیا کیلئے دہرایا گیا

عبداللہ آتھم

۱۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو پادری عبداللہ آتھم حضورؑ کی پیشگوئی کے نتیجہ میں عبرتناک طور پر ہلاک ہوا۔

جلسہ مذاہب اعظم

دسمبر ۱۸۹۶ء میں جلسہ مذاہب اعظم میں حضورؑ کا مضمون "اسلامی اصول کی فلاسفی" حسب پیشگوئی سب سے بالا رہا۔ مذاہب باطلہ پر اسلام کی یہ عظیم الشان فتح تھی۔

پنڈت لیکھرام

بدزبان اور دروغ گو پنڈت لیکھرام حضورؑ کی پیشگوئی کے مطابق

٦ر مارچ ١٨٩٧ء کو عید الاضحیٰ کے دوسرے روز غیبی چھری سے ہلاک کیا گیا اور اسکا قاتل کبھی نہ مل سکا اس کے بارہ میں حضورؑ نے ٢٠ فروری ١٨٩٣ء کو چھ سال کے عرصہ میں عید سے ملحق دن عبرتناک موت کے ساتھ ہلاک ہونے کی پیش گوئی فرمائی تھی۔

طاعون کا نشان

١٨٩٨ء میں حضورؑ کی صداقت کیلئے زمین سے طاعون کا عظیم الشان نشان ظاہر ہوا۔ کئی مخالفین لقمۂ اجل بنے اور سعید روحیں حضورؑ کے حلقۂ ارادت میں آنے لگیں۔

جہاد بالسیف

٧ر جون ١٩٠٠ء کو حضورؑ نے خدا کے حکم سے جہاد بالسیف کی ممانعت اور النواد کا فتویٰ شائع فرمایا جو بمطابق پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسیح موعود کا ایک نشان تھا۔

احمدی مسلمان

١٩٠٠ء کے آخر میں حضور نے اپنی جماعت کا نام احمدی مسلمان رکھا اور اس طرح احمدی کے نام سے مخصوص کر کے اپنی جماعت کو دوسرے مسلمانوں سے ممتاز کر دیا۔

عیسائیوں پر اتمام حجت

١٩٠٠ء میں حضور نے لاہور کے بشپ صاحب کو خدائی فیصلہ کی دعوت دیکر عیسائیوں پر اتمام حجت کر دی۔

عالمگیر تبلیغ کا منصوبہ

١٩٠٢ء میں حضورؑ نے یورپ اور امریکہ میں تبلیغ اسلام کیلئے ایک ماہوار رسالہ نکالنے کا حکم دیا جس کا نام ریویو آف ریلیجنز رکھا گیا۔

خطبہ الہامیہ

اسی سال یعنی ١٩٠٢ء میں عید الاضحیہ کے موقع پر خطبہ الہامیہ کا عظیم الشان نشان ظاہر ہوا۔

جماعت کی ترقی

١٩٠٣ سے حضورؑ کی جماعت حیرت انگیز طور پر ترقی کرنے لگی۔ بعض اوقات ایک دن میں پانچ پانچ سو آدمی بیعت کر کے جماعت میں داخل ہوتے تھے دشمن کی طرف سے ہر طرح مخالفت اور مقدمات اور ایذاء رسانی اور منصوبہ بازی کے باوجود حضورؑ پر جو دن چڑھتا وہ حضورؑ کیلئے فتح اور کامیابی کا پیغام لاتا اور دشمن کو ناکام و نامراد کرتا۔ دیکھتے دیکھتے جماعت کی تعداد ہزاروں سے لاکھوں تک پہنچ گئی اور پنجاب سے نکل کر ہندوستان کے دوسرے صوبوں کے علاوہ افغانستان تک پہنچ گئی۔

حضرت سید عبد اللطیفؓ

اسی سال ١٩٠٣ء میں کابل کی سرزمین میں حضرت سید عبد اللطیفؓ جو ایک بہت بڑے بزرگ اور صاحب کرامت ولی اللہ تھے اور شاہی خاندان کے پیرو مرشد تھے حضرت مسیح موعود پر ایمان لانیکی وجہ سے بڑی بے دردی سے سنگسار کر دیے گئے

نظامِ وصیت

١٩٠٥ء میں حضورؑ نے نظام وصیت جاری فرمایا اور بہشتی مقبرہ بنائے جانے کا اعلان فرمایا نظام وصیت کے ذریعے حضورؑ نے مستقل طور اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا انتظام فرما کر غلبۂ اسلام کی بنیادیں رکھ دیں۔

الیگزنڈر ڈوئی

١١ر مارچ ١٩٠٧ء کو امریکہ کا لاٹ پادری الیگزنڈر ڈوئی مدعی نبوت حضورؑ کے مقابلہ پر آنے کے نتیجہ میں عبرتناک موت مرا اور اس عظیم الشان نشان سے حضورؑ امریکہ اور یورپ میں بالخصوص متعارف ہوتے

وصال اکبر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ١٣ر فروری ١٩٣٥ کو جمعہ کے روز پیدا ہوئے تھے چالیس سال کی عمر میں حضور اللہ تعالیٰ کے مکالمہ مخاطبہ سے مشرف ہوئے تھے ١٨٨٢ء میں حضور نے دعویٰ ماموریت اور ١٨٩٠ء میں دعویٰ مسیحیت و مہدویت فرمایا تھا۔ ماموریت کے دعویٰ کے بعد تقریباً چھبیس سال تک حضورؑ زندہ رہے اور تمام ادیان باطلہ پر اتمام حجت کر کے، لاکھوں نشانات دکھلا کر، بے شمار علمی اور روحانی خزائن اور اشاعت دین اسلام میں سرگرم ایک زبردست جماعت چھوڑ کر ٢٦ مئی ١٩٠٨ء بروز منگل اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ وَّ یَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ

خلافتِ احمدیہ

حضورؑ کی وفات کے بعد خود حضورؑ کے منشاء اور دی ہوئی بشارت کے مطابق خلافتِ احمدیہ کا نظام جاری ہوا اور ٢٧ مئی ١٩٠٨ء کو حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ خلیفۃ المسیح الاوّل منتخب ہوئے حضورؑ کے تمام اصحاب نے جو قادیان میں موجود تھے حضرت مولانا نور الدین کی بیعت کی۔ ٢٧ مئی کو حضورؑ کی تجہیز و تکفین ہوئی۔ نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے پڑھائی۔

بشکریہ الفضل ربوہ

اصحاب احمدؑ کی روایات

حضرت مرزا البشیر احمد صاحب ایم۔ اے رضؓ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب نے سُنایا کہ میں اپنی جوانی کے زمانہ میں کبھی کبھی حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ خادم کے طور پر حضور کے سفروں میں حضور کے ساتھ چلا جایا کرتا تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ کا قاعدہ تھا کہ سواری کا گھوڑا مجھے دے دیتے تھے کہ تم چڑھو اور آپ ساتھ ساتھ پیدل چلتے تھے یا کبھی میں زیادہ اصرار کرتا تو کچھ وقت کے لیے خود سوار ہو جاتے تھے اور باقی وقت مجھے سواری کے لئے فرماتے تھے۔ اور جب ہم منزل پر پہنچتے تھے تو چونکہ وہ زمانہ بہت سستا تھا حضور مجھے کھانے کے لئے چار آنے کے پیسے دیتے تھے اور خود ایک آنہ کی دال روٹی منگوا کر یا چنے بھنوا کر گذارہ کرتے تھے اور آپ کی خوراک بہت ہی کم تھی۔

حضرت مرزا البشیر احمد صاحب ایم۔ اے رضؓ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ جبکہ حضرت مسیح موعودؑ چہل قدمی سے واپس آکر اپنے مکان میں داخل ہو رہے تھے کسی سائل نے دور سے سوال کیا۔ مگر اُس وقت ملنے والوں کی آوازوں میں اس سائل کی آواز گم ہو کر رہ گئی اور حضرت مسیح موعودؑ اندر چلے گئے۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد جب لوگوں کی آوازوں سے دور ہو جانے کی وجہ سے حضرت مسیح موعودؑ کے کانوں میں اُس سائل کی دُکھ بھری آواز کی گونج اُٹھی تو آپ نے باہر آکر پوچھا کہ ایک سائل نے سوال کیا تھا وہ کہاں ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت وہ تو اُسی وقت یہاں سے چلا گیا تھا۔ اس کے بعد آپ اندرون خانہ تشریف لے گئے مگر دل بے چین تھا تھوڑی دیر کے بعد دروازہ پر اُسی سائل کی آواز آئی اور آپ لپک کر باہر آئے اور اُس کے ہاتھ پر کچھ رقم رکھ دی اور ساتھ ہی فرمایا میری طبیعت اس سائل کی وجہ سے بے چین تھی اور میں نے دُعا بھی کی تھی کہ خدا اُسے واپس لائے۔

حضرت چوہدری غلام محمد صاحب بی اے بیان کرتے ہیں

جب بورڈنگ تعلیم الاسلام ہائی سکول تیار ہو رہا تھا۔ تو اُس وقت میں نے ایک بوڑھے زمیندار کو اُس کے صحن میں دیکھا۔ میں نے اُس سے پوچھا کہ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں اُس نے جواب دیا کہ میں اپنے پیر کے مکانات دیکھ رہا ہوں میں نے پوچھا کہ آپ احمدی ہیں اُس نے جواب دیا کہ حضرت صاحب کے خاندان میں ہمیشہ ایک بزرگ ہوتا رہا ہے اور ہم اُن کے خاندان کے پُرانے مرید ہیں۔ میں نے اُس سے پوچھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق کوئی بات سُناؤ۔ اُس نے کہا۔ کہ جب آپ کے بڑے بھائی کی شادی ہوئی تھی آپ کے والد صاحب نے بہت سے بکرے خریدے تھے اُنکو میرا باپ چرایا کرتا تھا۔ ایک دن میں بھی اپنے باپ کے ساتھ اُن بکروں کے پاس کھڑا تھا آپؑ تشریف لائے۔ میرے پاؤں میں جوتا نہیں تھا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ تم جوتا کیوں نہیں پہنتے۔ میں نے کہا کہ میرا جوتا نہیں ہے۔ آپ نے میرے باپ کو فرمایا کہ اس کو جوتا خرید دیں۔ بیچارے کو کانٹے لگتے ہوں گے۔ میرے باپ نے کہا کہ میرے پاس پیسے نہیں ہیں۔ آپ یہ جواب سُن کر تھوڑی دیر خاموش رہے۔ پھر اپنی جوتی کا پاؤں اُتار کر مجھے فرمایا اسے پہنو۔ جب میں نے پہنا تو وہ مجھے پورا آگیا۔ آپ نے دوسرا جوتا بھی اُتار کر مجھے دے دیا اور آپ ننگے پاؤں گھر واپس چلے گئے۔

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب (جو ابھی بیعت سے مشرف نہیں ہوئے تھے) بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ایک شخص آیا اور اُس نے نہایت ترش روئی سے حضور علیہ السلام کو مخاطب کیا اور بہت گالیاں دیں۔ حضورؑ خاموش ہو کر سُنتے رہے۔ احباب چاہتے تھے کہ اُسے مجلس سے باہر نکال دیں مگر حضرت اقدسؑ نے منع فرما دیا۔ حتیٰ کہ وہ بکواس کرتے کرتے خود ہی خاموش ہو گیا۔ اس کے خاموش ہو جانے پر حضرت اقدسؑ نے اُسے مخاطب ہو کر فرمایا کہ "بھائی کچھ اور بھی کہہ لیجئے" یہ الفاظ سُن کر اُس پر سخت رقت طاری ہوئی اور گڑگڑا کر حضورؑ پُرنور کے پاؤں پر گر پڑا اور معافی کا خواستگار ہوا اور کہنے لگا کہ مجھ سے سخت نادانی ہوئی ہے میں حضور کے مرتبہ کو پہچانتا نہیں تھا اس وقت ایک معزز ہندو بھی مجلس میں تھا۔ اُس نے مولوی رحیم اللہ صاحب لاہوری کو حضور علیہ السلام کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ یہ شخص مجھے ناکام رہنے والا معلوم نہیں ہوتا۔ یہ دنیا کو جیت جائے گا اور یہ بھی کہا کہ مسیح

(موسیٰ) کے تحمل اور بردباری کا حال مَیں نے کتابوں (بائبل وغیرہ) میں پڑھا تھا مگر مرزا صاحب کا نمونہ اس سے کچھ کم نہیں۔

مرزا یعقوب بیگ صاحب فرماتے ہیں کہ اس واقعہ نے میرے دل پر اتنا اثر کیا کہ مَیں نے فوراً بیعت کر لی۔ دوسرے دن میرے بھائی مرزا ایوب بیگ صاحب نے بھی بیعت کر لی۔ (اصحاب احمد جلد اوّل صفحہ ۴۲)

حضرت چوہدری غلام محمد صاحب بی اے روایت کرتے ہیں۔ ایک دفعہ سیٹھ کنہیا لال نے مجھے بتایا تھا کہ مَیں نے حضور کو ایک دفعہ بٹالہ جانے کے لئے یکہ کرایہ پر کرا دیا تھا جب آپ نہر کے پل پر پہنچے۔ تو آپ کو یاد آیا کہ آپ ایک کتاب لانی بھول گئے ہیں۔ آپ خود وہیں ٹھہر گئے اور نوکر کو کتاب لانے کے لئے واپس بھیج دیا۔ یکہ والے کو کوئی سواری مل گئی۔ وہ آپؑ کو چھوڑ کر چلا گیا۔ مجھے خبر ملی۔ تو مَیں نے اس ٹانگہ والے کو مارا کہ وہ کیوں آپ کو چھوڑ کر چلا گیا تھا۔ جب آپ واپس تشریف لائے اور آپ کو میرے یکہ والے کو مارنے کا حال معلوم ہوا۔ تو آپ نے مجھے بلا کر کہا تم نے اُس کو مارنے میں غلطی کی ہے اس کا کوئی قصور نہ تھا۔ میری اپنی غلطی تھی کہ میں کتاب بھول گیا اور مجھے فرمایا کہ اس سے جا کر معافی مانگو۔ مَیں معافی مانگنے سے انکار کرتا تھا اور آپ معافی مانگنے کیلئے اصرار کرتے تھے۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب مرحوم کپورتھلوی نے بیان کیا کہ:۔

دو شخص منی پور آسام سے قادیان آئے اور مہمان خانہ میں آ کر انہوں نے خادمان مہمان خانہ سے کہا کہ ہمارے بستر اُتارے جائیں اور سامان لایا جائے چارپائی بچھائی جائے۔ خادمان نے کہا کہ آپ خود اپنا سامان اُتروالیں چارپائیاں بھی مل جائیں گی۔ دونوں مہمان اس بات پر رنجیدہ ہو گئے اور فوراً یکہ میں سوار ہو کر واپس روانہ ہو گئے مَیں نے مولوی عبدالکریم صاحب سے یہ ذکر کیا تو مولوی صاحب فرمانے لگے جانے دو ایسے جلد بازوں کو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس واقعہ کا علم ہوا تو نہایت جلدی سے ایسی حالت میں کہ جوتا پہننا بھی مشکل ہو گیا۔ حضورؑ اُن کے پیچھے نہایت تیز قدم چل پڑے چند خدام بھی ہمراہ تھے مَیں بھی ساتھ تھا۔ نہر کے قریب پہنچ کر ان کا یکہ مل گیا اور حضورؑ کو آتا دیکھ کر وہ یکہ سے اُتر پڑے اور حضورؑ نے اُنہیں واپس چلنے کے لئے فرمایا کہ آپ کے واپس ہونے کا مجھے بہت درد پہنچا چنانچہ وہ واپس آئے۔ حضورؑ نے یکہ میں سوار ہونے کیلئے اُنہیں فرمایا کہ مَیں ساتھ چلتا ہوں مگر وہ شرمندہ ہوئے اور سوار نہ ہوئے۔ اس کے بعد مہمان خانہ میں پہنچے حضورؑ نے خود اُن کے بستر اُتارنے کے لئے ہاتھ بڑھایا مگر خدام نے اُتار لئے۔ حضورؑ نے اسی وقت دو نواری پلنگ منگوائے اور ان پر اُنکے بستر کروا دیئے اُن سے پوچھا کہ آپ کیا کھائیں گے اور خود ہی فرمایا کہ اس طرف تو چاول کھائے جاتے ہیں اور رات کو دودھ کیلئے پوچھا غرض کہ اُن کی تمام ضروریات اپنے سامنے پیش فرمائیں اور جب تک کھانا آیا وہیں ٹھہرے رہے۔ اس کے بعد حضورؑ نے فرمایا کہ ایک شخص جو اتنی دور سے آتا ہے راستہ کی تکالیف اور صعوبتیں برداشت کرتا ہے یہاں پہنچ کر سمجھتا ہے کہ اب مَیں منزل پر پہنچ گیا ہوں اگر یہاں آکر بھی اس کی یہی تکلیف ہو تو یقیناً اس کی دل شکنی ہو گی۔ ہمارے دوستوں کو اس کا خیال رکھنا چاہیئے ......"

(سیرۃ المہدی حصہ چہارم غیر مطبوعہ صفحہ ۱۰۷ بحوالہ شمائل احمد صفحہ ۶۶-۶۷)

بقیہ صفحہ 16 (منحولبہ منکرین)

اُنہوں نے بائبل کے حوالوں سے حساب کتاب بالکل ٹھیک کیا تھا۔ کیونکہ اسی وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام 13 فروری 1835ء کو ایشیا ASIA میں ہی پیدا ہوئے۔

جب پادری ROIES نے اپنی کتاب "انبیاء کرام کی آواز" میں بھی انکی آمد سنہ 1875ء تک یقینی بتائی اور پھر امریکن مشن نے بھی اُنکی آمد کا قطعی سال سنہ 1889ء بتایا تو اس وقت اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً اس وقت کا مہدی اور مسیح قرار دیا۔

اور پھر یہ ساری علامتیں بالکل اسی طرح ہی پوری ہوئیں جس طرح کہ پہلے بتائی گئیں تھیں۔ اس وقت عیسائیت کی دنیا بھی اس طرح کر رہی ہے جس طرح پہلے لوگوں نے انبیاء کے متعلق کیا کہ وہ آسمان سے اُترے گا۔ لیکن آج تک کوئی بھی آسمان سے نہ اُترا اور نہ اُترے گا۔ چاہے لوگ قیامت تک انتظار کرتے رہیں۔ عیسائیوں کے لئے یہ ثبوت ہی کافی ہونا چاہیئے کہ یہودی آج تک آسمان سے اُترنے کا انتظار کر رہے ہیں۔ لیکن حضرت عیسیٰ پیدا ہو کر وفات بھی پا چکے ہیں۔ اور اسی طرح حضرت مسیح کی آمد ثانی بھی پوری ہو چکی ہے حضرت مسیح بھی پیدا ہوئے اور یہ تمام پیش گوئیاں اپنے اپنے انداز میں انکے حق میں پوری ہوئیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق مغربی مفکرین کی پیشگوئیاں

مکرم مظفر احمد صاحب برلن

قرآن کریم اور حدیث نبوی کے مطالعہ سے نیز بزرگان امت کی کتب سے ہمیں مسیح موعودؑ کے متعلق پیشگوئیاں ملتی ہیں اسی طرح عیسائیت میں بھی عیسائی مفکرین نے مسیح کی آمد ثانی کے متعلق پیشگوئیاں کیں۔ چنانچہ اس مضمون میں مغربی مفکرین کی پیشگوئیاں بیان کی گئی ہیں جو ساری کی ساری حضرت مسیح موعودؑ کے حق میں پوری ہوئیں۔

سولہویں صدی کے مشہور مفکر نوسٹرادمس NOSTRA OMMAS نے اپنی رباعیات میں بہت سی پیشگوئیاں کی ہیں۔ اس نے ہٹلر کے عروج و زوال، دوسری جنگِ عظیم اور زمانہ کے نشیب و فراز کا ذکر کیا۔ اپنی رباعیات میں اس نے آخری زمانہ میں ایک مُصلح کے ظاہر ہونے کا بھی ذکر کیا ہے۔

سب سے نمایاں اور واضح پیشگوئی سورج اور چاند گرہن کا ذکر ہے کہ اس کے بعد وہ پوشیدہ نبی ظاہر ہوگا۔ ECLIPSE OF MOON+SUN

دوسری پیشگوئی جو اس نے کی تھی وہ موعود نبی **یورپ میں نہیں بلکہ ایشیا میں آئے گا۔** اس کا تعلق ایک معزز خاندان سے ہوگا اور وہ مذہب (اسلام) ISLAM کو تمام دینوں پر غالب کرنے کا باعث ہوگا

ولیم ملیئر WILLIAM MILLAR

یہ ایک زمیندار تھے اور پادری تھے انہوں نے سنہ 1831عیسوی میں اعلان کیا کہ مسیح کا نزول نزدیک ہے۔ انہوں نے اس اعلان کی توثیق و تصدیق آسمانی نشانات سے یوں کر دی کہ سنہ 1833ء میں آسمان پر بے شمار ستارے ٹوٹے پھر سورج کے گرد ہالے بنے اور پھر سنہ 1843ء میں ایک عجیب اُڑن طشتری نظر آئی۔ جس کا قدیمی پیشگوئیوں میں مسیح کی بعثت ثانی کے قریب نظر آنے کا ذکر تھا۔ اس اعلان کے بعد ولیم ملیئر WILLIAM MILLAR کے کئی اور ہمنوا بن گئے اور سب مل کر مسیح کی بعثتِ ثانی کا انتظار کرنے لگ گئے۔ لیکن ان منتظرین کے دو گروہ تھے ایک گروہ کہتا تھا کہ جونہی حضرت مسیح اس دنیا میں آئیں گے اس وقت اس جہاں کا خاتمہ ہو جائے گا۔

دوسرا گروہ کہتا تھا کہ حضرت مسیح کے ساتھ ہی ایک ہزار سالہ سکون و راحت کا دور شروع ہوگا۔

ولیم میلر نے اعلان کیا کہ مسیح 3 اپریل سنہ 1843ء کو واپس دنیا میں اتریں گے یا نازل ہوں گے اور اس کا اعلان بار بار نیو یارک ہیرلڈ (NEW YORK HAROLD) میں شائع ہوا اور ساتھ ہی یہ اعلان ہوا کہ اسی دن نیو یارک نذرِ آتش ہو جائے گا۔ ہزاروں لوگوں نے اپنی جائیدادیں بیچ دیں۔ اور ویسٹ فورڈ میساچوسیٹ -WEST FORD MIS CHOSIST) میں لاکھوں کی تعداد میں لوگ اکٹھے ہوئے۔ لیکن مسیح نہ اُترے۔ ان میں ایک گروہ ایسا بھی تھا جو کہتا تھا کہ مسیح کی آمد کے بعد ایک ہزار سال کا امن کا دور شروع ہوگا۔

اس دن لوگ ویسٹ فورڈ میں نعرے لگا رہے تھے اور مسیح پر ایمان لانے کے لیے منتظر تھے اور یہ گیت گا رہے تھے ہالے لویا! ہالے لویا۔ (یعنی خدا کی حمد و ثنا) لیکن مسیح آسمان سے نہ اُترے

ولیم میلر نے اعلان کیا کہ انکو حساب کتاب میں غلطی لگی ہے۔ اور انہوں نے دوسری تاریخ کا اعلان کیا جو 22 مارچ سنہ 1844ء ہے لیکن 22 مارچ بھی آیا اور اسی طرح گذر گیا اور مسیح کی آمد ثانی نہ ہوئی اور ایک دفعہ پھر پادری ولیم میلر نے حساب کتاب کی غلطی ظاہر کی اور نئی تاریخ 22 اکتوبر سنہ 1844ء قطعی اور یقینی بتائی اور اس دن لوگوں کی تعداد 100,000 سے زیادہ بتائی گئی ہے۔ لیکن مسیح نہ آئے تو ولیم میلر کی لیڈر شپ ختم ہو گئی۔ میلر کے گروہ کے چند لوگوں نے ولیم میلر کو تو چھوڑ دیا لیکن عقیدہ **نزول مسیح** کو کلیتہً خیرباد نہ کہا اور اپنے گروہ کا نام (ADVENTIST) رکھ لیا۔ اس کے بنیادی نظریات وہی تھے۔ جو پادری ولیم میلر نے پیش کیے تھے۔ اور اس گروہ کی مزید چار شاخیں بن گئیں اور سب سے بڑی شاخ ایک لیڈی۔ ایلن گولڈ وائلسٹ (ALLAN GOLDWILLIST) کی لیڈر شپ میں SEVENTH DAY-

OR-SEVENTH ADVENTIST CHRUCH. کے نام سے شروع ہوا۔ یہ خاتون اس آخری اجتماع میں شریک تھیں اور چونکہ پادری ولیم میلر کے نزدیک رہنے کا موقع ملا تھا اس لیے اس کے عقیدہ سے منحرف نہیں ہوئیں اور کہا کہ پیش گوئیوں کے بعد مسیح کی آمدِ ثانی کا دور شروع ہو چکا ہے۔ اور اُن کی آمد کسی بھی وقت قطعی اور یقینی ہے۔ آج کل چونکہ آپس میں اختلاف ہے جو عقیدہ کے مطابق یوں کہا جاتا ہے کہ مسیح اپنی آمدِ ثانی کے بعد خود ہی اختلافات کا فیصلہ فرمائیں گے۔

22 اکتوبر سنہ 1844ء کو کچھ لوگ اپنے بنیادی عقیدہ سے بالکل منحرف ہو گئے لیکن کچھ کسی نہ کسی طرح اور رنگ میں مسیح کی آمدِ ثانی کے قائل رہے۔ انہی میں سے ایک گروہ کے پادری چارلس بیلس (CHARLIS BALLIS) جنکی سرکردگی میں یہ گروہ قائم ہوا اُنہوں نے ایک کتاب لکھی جس کا نام "آخری مذہبی جنگ" "LAST HOLY FIGHT" ہے۔ اس کی تین جلدیں تھیں اور لُب لباب یہ تھا۔

"کہ زمینی اور آسمانی بشارتوں سے ظاہر ہے کہ مسیح کی بعثتِ ثانی یقینی ہے۔ اگرچہ پہلی تاریخوں میں یقین کی غلطی لگی تھی اور مسیح سنہ 1858ء میں ضرور تشریف لائیں گے۔"

لیکن سنہ 1858ء بھی گذر گیا اور مسیح کی آمدِ ثانی نہ ہوئی۔ ایک گروہ جس کی ترجمانی روئیس "ROIES" کر رہے تھے۔ اُنہوں نے ایک کتاب لکھی جس کا عنوان تھا۔ "انبیاء کرام کی آواز" یہ کتاب سنہ 1866ء میں شائع ہوئی۔ انہوں نے لکھا ہے۔

"یہاں ان باتوں کا اعادہ کرنا ضروری ہے کہ جن پیش گوئیوں کا تعلق مسیح کی آمدِ ثانی سے ہے اور اس کتاب میں تفصیل سے ان کی بحث ہو چکی تھی وہ تمام علامتیں پوری ہو چکی ہیں اور مسیح کی بعثت ثانی کسی بھی وقت ممکن ہے۔ ایسے لگتا ہے کہ حضرت مسیح سنہ 1869ء تک اس دنیا میں دوسری بار تشریف لے آئیں گے لیکن سنہ 1875ء تک مسیح کی بعثت یقینی ہے۔"

پھر منتظرینِ مسیح کی ترجمانی امریکن مشن نے بھی کی اور بتایا کہ 1889 کا سال قطعی ہے جب مسیح دوسری بار اس دنیا میں موجود ہوں گے کیونکہ تمام پیشن گوئیاں اور علامتیں عظیم الشان بعثت سے متعلق معرضِ وجود میں آچکی ہیں۔ اور اس کتاب کا نام امریکن مشن نے ملانم ڈان "MILLANAM DANN" رکھا اور یہ بھی لکھا کہ حضرت آدم سے لیکر سنہ 1872ء تک 6 ہزار سال (6000) کا عرصہ ہوتا ہے۔ اور اس کے بعد دنیا ساتویں ہزار سال میں داخل ہو گی۔ اس لیے اس وقت یقینی طور پر حضرت مسیح کی بعثت ثانی ہونی ہے۔

اُس کے بعد امریکن مشن نے ایک کتاب "آقا کی واپسی" شائع کی اور لکھا کہ سنہ 1900ء میں ہم حضرت مسیح کی بعثت ثانی کے دور میں جی رہے ہوں گے۔ اس کے بعد ایک اور کتاب "اختتام دنیا" کلیونیڈ اونٹاریو سے امریکی پادری کیومنگ "CUMMING" نے لکھی ہے جس میں اُنہوں نے لکھا ہے کہ:۔

"ایسے لگتا ہے کہ آج کے اخبارات میں ایسی ایسی باتیں شائع ہو رہی ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ خدا کی مرضی پوری ہو چکی ہے اور مسیح دُنیا میں آچکا چونکہ خدا کی طرف سے ایک پیشگوئی کا پتہ چلتا ہے اور اخبارات فوراً اُس کا ریکارڈ پیش کر دیتے ہیں۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ آج کے نامہ نگار محض واقعات کو پیش نہیں کر رہے ہیں بلکہ غیر شعوری طور پر ایسی بشارتیں پیش کر رہے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت مسیح کی دوسری بعثت کا زمانہ آپہنچا

پتہ ہے تاریخ کا دوسرا نام کیا ہے۔؟
پیش گوئی کا پورا ہونا اور پیشگوئی کیا ہے؟ تاریخ جو ابھی پوری نہیں ہوئی"

یہ کتاب چار جلدوں میں شائع ہوئی اور کثرت سے فروخت ہوئی لیکن منتظرین مسیح کے لیے مایوسی کا باعث بنی۔

اسی طرح ایک تنظیم جو کہ مسیح کی تبلیغ میں بہت سرگرم ہے جو (JAHO-VAS WITNES) جے ہوواز وٹنس کے نام سے موسوم ہے۔ سنہ 1931ء میں اس نام سے شروع ہوئی اس سے پہلے سنہ 1870ء پادری چارلس رسل CHARLLES.TAZE.RUSSELL نے ایک چھوٹے گروپ ملینیم ڈان کے نام سے شروع کی۔ پادری چارلس رسل نے اعلان کیا تھا کہ سنہ 1884ء تک مسیح اس دنیا میں یقیناً واپس آچکے ہوں گے اور اس کا نام "پارسلائٹ" تھا چونکہ تمام پیش گوئیاں اور ظاہری نشان پورے ہو چکے تھے اس لیے یقینی طور پر لوگوں کا عقیدہ تھا کہ مسیح سنہ 1886ء تک ضرور دوسری بار دُنیا میں تشریف لے آئیں گے۔ اگر ہم ان سب پیشگوئیوں کو سامنے رکھیں تو واقعی ان لوگوں نے جھوٹ نہیں بولا تھا

باقی صفحہ 14 پر

سُلطان القلم سیّدنا حضرت مسیح موعودؑ مشاہیر اسلام کی نظر میں

چند ایسے مشاہیر اسلام کی آراء درج کی جاتی ہیں جو شدید مخالفت اور عقیدہ کے اختلاف کے باوجود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جلیل القدر شخصیت اور عظیم الشان خدماتؑ کا اعتراف کئے بغیر نہ رہ سکے۔

۱۔ پروفیسر سیّد عبدالقادر صاحب ایم۔اے :۔

"حضرت مرزا غلام احمد... نے مذہبی دنیا میں نہایت عظیم الشان انقلاب پیدا کر دیا... ایسے وقت میں حضرت مرزا صاحب آئے جبکہ مسلمانوں کی مذہبی حالت نہایت بُری ہو چکی تھی۔ ایسی حالت میں حضرت مرزا صاحب نے مسلمانوں کو اُبھارا اور مذہب کی طرف لوٹنے کی ترغیب دی۔ اس مقصد میں انہیں کس قدر کامیابی ہوئی اس کے متعلق مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔" (بحوالہ "الفضل" ۸ مارچ ۱۹۱۹ء صـ۳)

۲۔ خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی :۔

"مرزا غلام احمد صاحب اپنے وقت کے بہت بڑے فاضل بزرگ تھے... آپ کی تصانیف... کے مطالعہ اور آپ کے ملفوظات پڑھنے سے بہت فائدہ پہنچ رہا ہے اور ہم آپ کے تبحّر علمی اور فضیلت و کمال کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔" (اخبار "منادی" ۲۷ فروری و ۴ مارچ ۱۹۳۰ء)

۳۔ مولوی ظفر علی خاں صاحب :۔

"ہندو اور عیسائی مذہبوں کا مقابلہ مرزا صاحب نے نہایت قابلیت کے ساتھ کیا ہے۔ آپ کی تصانیف "سرمہ چشم آریہ" اور "چشمہ مسیحی" وغیرہ آریہ سماجیوں اور مسیحیوں کے خلاف نہایت اچھی کتابیں لکھی ہیں۔"

(زمیندار ۱۲ ستمبر ۱۹۲۳ء)

۴۔ مولوی عبدالماجد صاحب دریابادی :۔

"مرزا صاحب تو بہرحال اپنے تئیں مسلمان اور خادمِ اسلام کہتے تھے اور مسیحیوں، آریوں، ملحدوں کے جواب میں اور تائیدِ اسلام میں سینکڑوں ہزاروں صفحے لکھ گئے ہیں۔"

(اخبار "سچ" منقول از اخبار "پیغام صلح" ۲۲ جنوری ۱۹۳۵ء صـ۱ کالم ۳)

۵۔ مولوی نور محمد صاحب نقشبندی چشتی مالک اصح المطابع دہلی :۔

"ولایت کے انگریزوں نے روپے کی بہت بڑی مدد کی اور آئندہ کی مدد کے مسلسل وعدوں کا اقرار لیکر ہندوستان میں داخل ہو کر بڑا تلاطم برپا کیا... تب مولوی غلام احمد قادیانی کھڑے ہوگئے اور پادری اور اُس کی جماعت سے کہا کہ عیسیٰ جس کا تم نام لیتے ہو دوسرے انسانوں کی طرح فوت ہو چکا ہے اور جس عیسیٰ کے آنے کی خبر ہے وہ مَیں ہوں... اس ترکیب سے اس نے نصرانیوں کو اتنا تنگ کیا کہ اُس کو پیچھا چھڑانا مشکل ہو گیا اور اس ترکیب سے اس نے ہندوستان سے لیکر ولایت تک کے پادریوں کو شکست دیدی۔"

(دیباچہ صـ۳۰ بر ترجمہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی)

۶۔ مولانا نیاز احمد خاں نیازؔ فتحپوری :۔

"مَیں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ مرزا صاحب جھوٹے انسان نہیں تھے۔ وہ واقعی اپنے آپ کو مہدی موعود سمجھتے تھے اور یقیناً اُنہوں نے یہ دعویٰ ایسے زمانے میں کیا جب قوم کی اصلاح و تنظیم کیلئے ایک ہادی و مُرشد کی سخت ضرورت تھی۔" (رسالہ "نگار" لکھنؤ اگست ۱۹۵۹ء صـ۴)

وہ صحیح معنیٰ میں عاشقِ رسولؐ تھے اور اسلام کا بڑا مخلصانہ درد اپنے دل میں رکھتے تھے... لوگ منزل تک پہنچنے کے لئے راہیں ڈھونڈنے میں برسوں سرگرداں رہتے ہیں اور ان میں صرف چند ہی ایسے ہوتے ہیں جو منزل کو پا لیتے ہیں۔ مَیں سمجھتا ہوں انہیں میں سے ایک مرزا غلام احمد قادیانی بھی تھے۔ ("نگار" بابت جولائی صـ۹ دسمبر ۱۹۶۰ء صـ۲۱-۲۲)۔

۷۔ چوہدری افضل حق صاحب مفکرِ احرار :۔

"آریہ سماج کے معرض وجود میں آنے سے پیشتر اسلام جسدِ بیجان تھا جس میں تبلیغی حس مفقود ہو چکی تھی۔ مسلمانوں کے دیگر فرقوں میں تو کوئی جماعت تبلیغی اغراض کے لئے پیدا نہ ہو سکی ہاں ایک دل مسلمانوں کی غفلت سے مضطرب ہو کر اُٹھا۔ ایک مختصر سی جماعت اپنے گرد جمع کر کے اسلام کی نشر و اشاعت کیلئے بڑھا... اپنی جماعت میں وہ اشاعتی تڑپ پیدا کر گیا جو نہ صرف مسلمانوں کے مختلف فرقوں کیلئے بلکہ دنیا کی تمام اشاعتی جماعتوں کیلئے نمونہ ہے۔" ("فتنہ ارتداد اور پولیٹیکل قلابازیاں" طبع دوم صـ۲۴)

پس منظر
پاکستان

پیشقدمی - ۹

مذہبی جنونیوں کی کارستانیاں

مغربی جرمنی کے مشہور اور کثیر الاشاعت اخبار "FRANKFURTER RUNDSCHAU" میں مورخہ ۷ مارچ ۱۹۸۷ء کو جو آرٹیکل شائع ہوا۔ اس کا اردو ترجمہ ہدیہ قارئین ہے۔

پاکستانی حکومت نے ایک قانون منظور کیا ہے جس کے تحت (حضرت) رسول پاک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان میں گستاخی کرنے والے کو سزائے موت یا عمر قید دی جاسکتی ہے۔

قانون کی کتاب کا نیا پیراگراف نمبر 295, C، صدر ضیاء کے زیر حکومت پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کی طرف ایک پیش رفت ہے۔ تاہم اس واقعہ سے پاکستان میں ایک مذہبی اقلیت احمدیہ جماعت کے نمائندگان کو خدشہ ہے کہ ملک میں اُن کے خلاف تشدد کی ایک نئی لہر اُٹھ سکتی ہے۔

سیاسی قیدیوں کی امدادی تنظیم ایمنسٹی انٹرنیشنل کو ماضی میں اس جماعت کے خلاف تشدد کے ایسے واقعات کا علم ہے۔

کم و بیش چالیس لاکھ افراد کی اس جماعت کو ۱۹۸۴ء سے ہی صدر ضیا کے جاری کردہ ایک آرڈی ننس کے تحت مسلمان کہلانے کا حق حاصل نہیں اور وہ اسلامی رسوم پر عمل نہیں کر سکتے اگر وہ ایسا کریں تو انہیں کئی سال سزائے قید بھگتنی ہوگی

جرمنی میں جماعت کے مرکز کے مطابق یہ نیا قانون اور اس قسم کے آرڈی ننس قرآن پاک کی تعلیم کے برخلاف ہیں جو عقیدے کے اظہار میں آزادی کا ضامن ہے۔

اُن کا ایمان ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب رسولِ پاکؐ کی پیشگوئیوں کے مطابق مہدی ہیں اور اس طرح انہیں ظلی اور بروزی نبی کا مقام حاصل ہے۔ پاکستانی حکومت اور ملاؤں کے نزدیک ایسا عقیدہ رسولِ پاکؐ کی شان میں گستاخی کے مترادف ہے کیونکہ اس طرح رسولِ پاکؐ کے اعلیٰ مقام پر حرف آتا ہے۔ کیونکہ آپؐ آخری نبی ہیں۔

اسوقت سینکڑوں احمدی پاکستان کی جیلوں میں محبوس ہیں کیونکہ انہوں نے برملا کلمہ طیبہ کا اقرار کیا تھا یا کلمہ طیبہ کی عبارت سے اپنی دکانوں اور مکانوں کو مزین کیا تھا۔ جماعت کے ایک ترجمان نے بتایا کہ پاکستانی پاسپورٹ اُسی کو مل سکتا ہے جو سرکاری طور پر (تحریراً) اعلان کرے کہ (حضرت) بانیٔ سلسلہ احمدیہ (علیہ السلام) [نعوذ باللہ] کاذب ہیں۔ پاکستانی ذرائع ابلاغ بھی احمدیوں کے خلاف اس مہم میں شامل ہیں حال ہی میں ایک سرکاری عالمِ دین نے ٹی وی پر تقریر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کو جھوٹا ثابت کرنے کی علمی طور پر کوشش کی۔

احمدیہ مسلم جماعت جرمنی کے ایک اعلان کے مطابق احمدیوں کو خدشہ ہے کہ اگلے مرحلہ میں یہ ملاّں احمدیوں کے خلاف مزید مطالبات کریں گے۔ پہلے ہی ایسے نعرے سُننے میں آرہے ہیں کہ اس جماعت کے ممبران کا لباس علیحدہ رنگ کا ہو۔ صدر ضیاء الحق کا بھی اس سلسلہ میں متحرک کردار ہے۔ انہوں نے سرِعام اعلان کیا کہ وہ احمدیت کے سرطان کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں گے۔

کئی احمدیوں کے خلاف سزائے موت کا اعلان بھی کیا جاچکا ہے۔ گذشتہ سال مارچ میں ایسی سزائیں سنائی گئیں۔ مارشل لاء کے دوران مقدمات چلائے گئے اور مارشل لاء کے بعد بعض فیصلے سنائے گئے۔

ایمنسٹی انٹرنیشنل کے ایک جائزہ کے مطابق پاکستانی پارلیمنٹ میں ایسی کوششیں جاری ہیں کہ فوجی عدالتوں کے تمام فیصلہ جات پر نظر ثانی ہوسکے تاہم انسانی حقوق کی اس تنظیم کو شبہ ہے کہ شاید ہی اس رعایت سے احمدیوں کو استفادہ کا موقع ملے۔

خدشہ یہ ہے کہ ضیاء حکومت سزائے موت کے فیصلہ پر احمدیوں کے مقدمات پر عملدرآمد کروا دے قبل اسکے کہ کوئی تبدیلی مؤثر ہو۔ اس خدشہ کی بنیاد 25 فروری کو ایمنسٹی انٹرنیشنل گروپ JÜLICH کو ملنے والی اطلاع ہے جسکے مطابق ضیاء الحق نے وہ اپیل مسترد کردی ہے۔ جسمیں دو² احمدیوں کی سزائے موت معطل کرنے کی درخواست کی گئی تھی۔

(نمائندہ اخبار "فرانکفرٹر رنڈشاؤ" پال کوئینز)

ترجمہ از:۔ عبد الرحیم احمد

اخبار احمدیہ مارچ 87

ترتیب:۔ مکرم اسد اللہ خاں صاحب

اسیرانِ راہِ مولیٰ

جنوبی افریقہ میں مسلمانوں کے خلاف قادیانیوں کی درخواست کی سماعت ملتوی

گوجرانوالہ (نمائندہ جنگ) جنوبی افریقہ کی عدالت میں مسلمانوں کیخلاف قادیانیوں کی درخواست کی سماعت مدعی کی عدالت کی درخواست کے باعث جولائی تک کے لئے ملتوی ہو گئی ہے اور ڈپٹی امارتی جنرل سید ریاض الحسن گیلانی مولانا منظور احمد چنیوٹی مولانا عبدالرحیم اشعر جناب محمود احمد غازی مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور مولانا منظور احمد الحسینی پر مشتمل جو وفد مسلمانوں کے وکلاء کی مدد کے لئے پاکستان سے گیا تھا وہ ایک دو روز تک وطن واپس پہنچ رہا ہے۔ جنوبی افریقہ کے مسلمانوں نے قادیانیوں کو عملی طور پر غیر مسلم اقلیت کی حیثیت دینے کے لئے مسلم سوسائیٹیوں سے نکال دیا ہے اور قادیانی مردوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے سے روک دیا ہے جس کی وجہ سے جنوبی افریقہ کی عدالت میں قادیانیوں اور مسلمانوں کے درمیان مقدمہ کی سماعت ہو رہی ہے مسلمانوں کا موقف ہے کہ قادیانی غیر مسلم ہیں اس لئے نہ تو وہ مسلمان سوسائیٹیوں اور تنظیموں کے ممبر بن سکتے ہیں اور نہ ہی مسلمانوں کے قبرستان میں قادیانی میت کو دفن کیا جا سکتا ہے وفد کے ایک رکن مولانا منظور احمد الحسینی نے گذشتہ روز فون پر اطلاع دی ہے کہ مقدمہ کی سماعت جب شروع ہوئی تو دو دن کی جرح کے بعد قادیانیوں کے مدعی نے درخواست دے دی کہ وہ علالت کی وجہ سے مقدمہ کی کارروائی میں شریک نہیں ہو سکتا جس کی وجہ سے مقدمہ کی سماعت جولائی تک کے لئے ملتوی کر دی گئی ہے

"جنگ" لاہور 8.3.87

ساہیوال قادیانی کیس کے مجرموں کی درخواست سماعت کیلئے منظور

فوجی عدالت نے ۲ مجرموں کو موت اور ۴ کو عمر قید کی سزا سنائی تھی

ساہیوال (نمائندہ جنگ) لاہور ہائیکورٹ ملتان بنچ نے ساہیوال کے مشہور قادیانی کیس کے مجرموں کی درخواست سماعت کیلئے منظور کر لی ہے مجرموں نے ۲۶ ستمبر ۸۵ء کو فائرنگ کر کے جامعہ رشیدیہ کے قاری بشیر احمد اور طالب علم رہنما اظہر رفیق کو اپنی عبادت گاہ کے سامنے ہلاک کر دیا تھا جس کے بعد پولیس نے نعیم الدین محمد الیاس نثار قدیر حاذق رفیق اور محمد امین کو گرفتار کر لیا تھا جبکہ جینگ نیجر لطف الرحمن اور گورنمنٹ کالج کے پروفیسر محمد طفیل مفرور ہو گئے مارشل لاء عدالت نمبر ۲ نے ان کے خلاف فیصلہ سناتے ہوئے نعیم الدین اور الیاس کو سزائے موت دی جبکہ نثار، قدیر، حاذق اور محمد رفیق کو عمر قید کی سزا دی صدر نے ان سزاؤں کے خلاف اپیل مسترد کر دی تھی مگر اب مجرموں نے مارشل لاء کی سزاؤں کے خلاف اپیل کی ہے۔

ھَلْ مِنْ مَّزِیْد

"جنگ" لاہور 9.3.87

قادیانی نواز سیاستدانوں کو بے نقاب کیا جائے گا

قانون میں ترمیم کے بعد افواج پاکستان میں قادیانیوں کی بھرتی پر پابندی عائد کی جائے

قادیانی جماعت پر پابندی لگائی جائے، عالمی مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام نویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے مطالبات

چنیوٹ (نامہ نگار) عالمی مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام صدیق آباد (ربوہ) میں ۹ویں سالانہ شہدائے ختم نبوت کانفرنس گذشتہ شب اختتام پذیر ہو گئی کانفرنس کے آخری اجلاسوں سے مجلس عمل تحفظ ختم پاکستان کے صدر مولانا خان محمد ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن شاہ بخاری مولانا سید عطاء المومن شاہ بخاری مولانا قاری اللہ یار ارشد قاری امین گوہر ملک رب نواز ایڈووکیٹ چوہدری خالد لطیف چیمہ ایڈووکیٹ چوہدری عبدالمتین ایڈووکیٹ مولانا غلام محی الدین صدیقی مولانا محمد الیاس قاسمی مولانا نذیر احمد مولانا عبدالستار مولانا ابوسفیان مولانا اشرف نائب حافظ انیس الرحمن مولانا بشیر احمد سید کفیل بخاری مولانا فضل الرحمن احرار و دیگر نامور اور جید علماء نے خطاب کیا جبکہ احرار رضا کاروں نے چنیوٹ سے ربوہ تک سائیکلوں پر جلوس نکالا اور ربوہ کے مختلف بازاروں میں نعرے لگاتے ہوئے جلسہ گاہ تک پہنچے پولیس نے سخت حفاظتی انتظامات کر رکھے تھے مقررین نے کہا کہ پاکستان جس نعرے کے لئے بنایا گیا شہدائے ختم نبوت اسی نعرہ کے تحفظ کے لئے میدان میں آئے تھے جب تک پاکستان میں ناموس رسالت ناموس صحابہؓ کا تحفظ اور حکومت الٰہیہ کا قیام عمل میں نہیں لایا جائے گا وہ اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے اس کے لئے وہ بڑی سے بڑی قربانی سے بھی گریز نہیں کریں گے دور حاضر کے مسلمانوں کو شہدائے ختم نبوت نے زندہ رہنے کا جو ڈھنگ سکھایا ہے تاریخ اسلام اس پر ناز کرتی رہے گی وہ وقت آنے والا ہے جب احرار رضا کار ختم نبوت کے غداروں پر قہر الٰہی بن کو ٹوٹ پڑیں گے قادیانیوں کے تعاقب کے لئے ملک اور بیرون ملک ختم نبوت کانفرنسیں ہوتی رہیں گی قادیانی نواز سیاستدانوں کو بے نقاب کیا جائے گا کانفرنس میں متعدد قراردادیں منظور کی گئیں جن کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ چنیوٹ کو ضلع کا درجہ دیا جائے ربوہ کا نام صدیق آباد رکھا جائے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے تمام مطالبات فوری تسلیم کئے جائیں مولانا اسلم قریشی زندہ ہیں تو انہیں کو برآمد کیا جائے ورنہ قاتلوں کو بے نقاب کیا جائے ساہیوال اور سکھر کے شہدائے ختم نبوت کے قاتلوں کو دی جانے والی سزا پر عمل در آمد کرایا جائے ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے شناختی کارڈ میں مذہب اور خون گروپ کے خانوں کا اضافہ کیا جائے ربوہ کی پہاڑیوں کے متعلق قادیانیوں کی بوگس اپیل کو مسترد کیا جائے اور کچی آبادیوں کے مکینوں کو مالکانہ حقوق دیے جائیں اور ترقیاتی اخراجات معاف کئے جائیں ربوہ میں صدارتی آرڈیننس پر عمل در آمد کرایا جائے چونکہ جماعت احمدیہ ایک سیاسی جماعت ہے اس لئے اس پر پابندی لگائی جائے جماعت احمدیہ کے وقف کو غیر مسلم اوقاف کی تحویل میں دیا جائے فوج کے تینوں شعبوں سے قادیانیوں کو نکالا جائے اور آئندہ کے لئے قانون میں فوری ترمیم کر کے فوج میں قادیانیوں کی بھرتی ممنوع قرار دی جائے دیگر کلیدی عہدوں اور خصوصاً محکمہ تعلیم سے قادیانیوں کو برطرف کیا جائے اسلامیات پڑھانے پر کوئی مرزائی نہ رکھا جائے قرآن پاک اور احادیث نبوی چھاپنے کے جتنے لائسنس مرزائیوں کو دیے گئے ہیں وہ تمام کے تمام فوری منسوخ کئے جائیں اور قادیانیوں پر قرآن و حدیث چھاپنے کی پابندی لگائی جائے بیرون ملک پاکستان کے خلاف مذموم پراپیگنڈہ کرنے والے مرزائیوں کی پاکستانی شہریت ختم کی جائے

ذرا مولوی کی لسّانی تو دیکھ

(یہ خبر 29 نومبر 1986ء کو جنگ لاہور میں شائع ہوئی تھی)

شریعت بل منظور نہ ہوا تو متوازی عدالتیں قائم کر دیں گے

تین ماہ تک ختم نبوت کے منکروں کو کلیدی عہدوں سے ہٹایا نہ گیا تو قادیانیوں کے ساتھ حکومت کو بھی ختم کر دیں گے

مولانا عبداللہ درخواستی، زاہد الراشدی، سینیٹر سمیع الحق اور سینیٹر قاضی عبداللطیف کا گوجرانوالہ میں جلسہ سے خطاب

گوجرانوالہ (نمائندہ جنگ) جمعیت علماء اسلام کے سربراہ [مو]لانا محمد عبداللہ درخواستی نے کہا کہ ہم غیر ملکی نظاموں کو نہیں مانتے [او]ر ہمارا نصب العین یہ ہے کہ پاکستان میں خدا کے نظام کا نفاذ کیا جائے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے جمعیت علماء اسلام کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ جلسکی صدارت سابق ضلعی امیر مولانا سرفراز خاں صفدر نے کی۔ جبکہ پارٹی کے مرکزی جنرل سیکرٹری مولانا سمیع الحق ڈپٹی سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی سابق ایم این اے مولانا عبدالحکیم صوبہ سندھ۔ مولانا فدا الرحمن درخواستی اور سینٹر مولانا قاضی عبداللطیف نے بھی خطاب کیا۔ مولانا محمد عبداللہ درخواستی نے کہا کہ ہمیں اس ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ماہ رجب سے پہلے منکرین ختم نبوت کو ان کے کلیدی عہدوں سے ہٹا دے۔ ورنہ قادیانیوں کو ہٹانے کے علاوہ اقتدار کو بھی ختم کر دیا جائے گا۔ جمعیت علماء اسلام کے ڈپٹی جنرل سیکرٹری مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ ملک کی سرحدوں کو درپیش خطرات کے پیش نظر قومی وحدت کے لئے نظریاتی استحکام پیدا کیا جائے اور جذبہ جہاد کو فروغ دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ جمعیت علماء اسلام کے زیر اہتمام مختلف شہروں میں جہاد کانفرنسوں کا اہتمام کیا جائے گا۔

جمعیت علماء اسلام کے رہنما سینٹر مولانا سمیع الحق نے کہا ہے کہ اگر حکومت نے شریعت بل منظور نہ کیا تو ہم فرنگی کی بنائی ہوئی عدالتوں کے مقابلہ میں متوازی اسلامی عدالتیں قائم کریں گے اور مسلمانوں سے اپیل کریں گے کہ ان عدالتوں میں نہ جاؤ۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے جمعیت علماء اسلام کے زیر اہتمام منعقدہ مدرسہ نصرۃ العلوم میں ہونے والے جلسہ عام سے کیا۔ سینٹر مولانا سمیع الحق نے کہا کہ شریعت بل نے اہل حق اور اہل باطل کو الگ الگ کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ روس اسرائیل امریکہ بھارت حتیٰ کہ ایران بھی ہمارا اور عربوں کا دشمن ہے انہوں نے کہا کہ ایران اسرائیل کا آلہ کار ہے اور امریکہ نے جو اسلحہ ایران کو فراہم کیا ہے وہ اسرائیل کی وساطت سے ایران پہنچا ہے۔ جمعیت علماء اسلام کے راہنما سینٹر قاضی عبداللطیف نے کہا کہ انگریزوں کے بنائے ہوئے قوانین کو مزید برداشت نہیں کیا جائے گا اور اب وقت آگیا ہے کہ اس ملک میں اسلامی انقلاب کا راستہ کوئی نہیں روک سکے گا۔ جلسہ سے جمعیت علماء اسلام سندھ کے امیر مولانا فدا الرحمن درخواستی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کا قیام اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے عمل میں آیا تھا اس لئے عوامی خواہشات کا احترام کرتے ہوئے یہاں فوراً اسلامی نظام نافذ کیا جائے اور شریعت بل کو منظور کیا جائے۔ ممتاز مذہبی شخصیت مولانا فرقان الحق نے جمعیت علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

قادیانیوں کے کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات لگانے پر بہاولنگر میں طلبہ کا جلوس اور احتجاجی ہڑتال

بہاولنگر (نمائندہ جنگ) گذشتہ روز بہاولنگر میں کالج کے طلبہ نے کلاسوں کا بائیکاٹ کرتے ہوئے قادیانیوں کے کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات لگانے اور مسلمانوں کے جذبات مجروح کرنے کے خلاف ایک جلوس نکالا جو مختلف شاہراہوں سے گذرتا ہوا جب شہر میں داخل ہوا تو طلبہ کے مشتعل گروپ نے قادیانیوں کی بعض دکانوں کو توڑ پھوڑ کر کے نقصان پہنچایا۔ طالب علموں نے مختلف مقامات پر اپنے خطابات میں واضح کیا کہ فوری طور پر قادیانیوں کو کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات لگانے سے باز رکھا جائے ورنہ نتائج کی ذمہ داری انتظامیہ پر ہو گی۔ طلبہ کی اپیل پر شہر میں ہڑتال بھی رہی۔ دریں اثناء معلوم ہوا ہے کہ ضلعی انتظامیہ نے یقین دلایا ہے کہ طلبہ کے مطالبات مان لئے جائیں گے۔

"جنگ" لاہور 9.3.87

پس منظر
پاکستان

مذہبی جنونیوں کی کارستانیاں

پیشقدمی-۹

مغربی جرمنی کے مشہور اور کثیر الاشاعت اخبار " FRANKFURTER RUNDSCHAU " میں
مؤرخہ ۷ر مارچ ۱۹۸۷ء کو جو آرٹیکل شائع ہوا. اس کا اُردو ترجمہ ہدیہ قارئین ہے۔

پاکستانی حکومت نے ایک قانون منظور کیا ہے جس کے تحت (حضرت) رسول پاک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان میں گستاخی کرنے والے کو سزائے موت یا عمر قید دی جاسکتی ہے۔

قانون کی کتاب کا نیا پیراگراف نمبر C ,295 ، صدر ضیاء کے زیر حکومت پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کی طرف ایک پیش رفت ہے. تاہم اس واقعہ سے پاکستان میں ایک مذہبی اقلیت احمدیہ جماعت کے نمائندگان کو خدشہ ہے کہ ملک میں اُن کے خلاف تشدّد کی ایک نئی لہر اُٹھ سکتی ہے۔

سیاسی قیدیوں کی امدادی تنظیم ایمنسٹی انٹرنیشنل کو ماضی میں اس جماعت کے خلاف تشدد کے ایسے واقعات کا علم ہے۔

کم وبیش چالیس لاکھ افراد کی اس جماعت کو ۱۹۸۴ء سے ہی صدر ضیاء کے جاری کردہ ایک آرڈی ننس کے تحت مسلمان کہلانے کا حق حاصل نہیں اور وہ اسلامی رسوم پر عمل نہیں کر سکتے اگر وہ ایسا کریں تو اُنہیں کئی سال سزائے قید بھگتنی ہوگی

جرمنی میں جماعت کے مرکز کے مطابق یہ نیا قانون اور اس قسم کے آرڈی ننس قرآن پاک کی تعلیم کے برخلاف ہیں جو عقیدے کے اظہار میں آزادی کا ضامن ہے۔

اُن کا ایمان ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب رسولِ پاک ؐ کی پیشگوئیوں کے مطابق مہدی ہیں اور اس طرح اُنہیں ظلّی اور بروزی نبی کا مقام حاصل ہے. پاکستانی حکومت اور ملاؤں کے نزدیک ایسا عقیدہ رسولِ پاک ؐ کی شان میں گستاخی کے مترادف ہے کیونکہ اس طرح رسولِ پاک ؐ کے اعلیٰ مقام پر حرف آتا ہے. کیونکہ آپ ؐ آخری نبی ہیں۔

اسوقت سینکڑوں احمدی پاکستان کی جیلوں میں محبوس ہیں کیونکہ اُنہوں نے برملا کلمہ طیّبہ کا اقرار کیا تھا یا کلمہ طیبہ کی عبارت سے اپنی دکانوں اور مکانوں کو مزین کیا تھا۔ جماعت کے ایک ترجمان نے بتایا کہ پاکستانی پاسپورٹ اُسی کو مل سکتا ہے جو سرکاری طور پر (تحریراً) اعلان کرے کہ (حضرت) بانیٔ سلسلہ احمدیہ (علیہ السلام) [نعوذ باللہ] کاذب ہیں۔ پاکستانی ذرائع ابلاغ بھی احمدیوں کے خلاف اس مہم میں شامل ہیں حال ہی میں ایک سرکاری عالمِ دین نے ٹی وی پر تقریر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کو جھوٹا ثابت کرنے کی علمی طور پر کوشش کی۔

احمدیہ مسلم جماعت جرمنی کے ایک اعلان کے مطابق احمدیوں کو خدشہ ہے کہ اگلے مرحلہ میں یہ مُلّاں احمدیوں کے خلاف مزید مطالبات کریں گے. پہلے ہی ایسے نعرے سُننے میں آرہے ہیں کہ اس جماعت کے ممبران کا لباس علیحدہ رنگ کا ہو. صدر ضیاء الحق کا بھی اس سلسلہ میں متحرک کردار ہے۔ اُنہوں نے سرِعام اعلان کیا کہ وہ احمدیت کے سرطان کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں گے۔

کئی احمدیوں کے خلاف سزائے موت کا اعلان بھی کیا جاچکا ہے. گذشتہ سال مارچ میں ایسی سزائیں سنائی گئیں. مارشل لاء کے دوران مقدمات چلائے گئے اور مارشل لاء کے بعد بعض فیصلے سنائے گئے۔

ایمنسٹی انٹرنیشنل کے ایک جائزہ کے مطابق پاکستانی پارلیمنٹ میں ایسی کوششیں جاری ہیں کہ فوجی عدالتوں کے تمام فیصلہ جات پر نظرثانی ہوسکے تاہم انسانی حقوق کی اس تنظیم کو شبہ ہے کہ شاید ہی اس رعایت سے احمدیوں کو استفادہ کا موقع ملے۔

خدشہ یہ ہے کہ ضیاء حکومت سزائے موت کے فیصلہ پر احمدیوں کے مقدمات پر عملدرآمد کروادے قبل اسکے کہ کوئی تبدیلی مؤثر ہو۔ اس خدشہ کی بنیاد ۲۵ فروری کو ایمنسٹی انٹرنیشنل گروپ ZÜLICH کو ملنے والی اطلاع ہے جسکے مطابق ضیاء الحق نے وہ اپیل مسترد کردی ہے جسمیں دو (2) احمدیوں کی سزائے موت معطل کرنے کی درخواست کی گئی تھی۔

(نمائندہ اخبار "فرانکفرٹر رنڈشاؤ" پال کوئینز)

ترجمہ از:۔ عبدالرحیم احمد

ترتیب:۔ مکرم اسداللہ خاں صاحب

اخبار احمدیہ مارچ 87

اسیرانِ راہِ مولیٰ

"جنگ" لاہور 8.3.87

ساہیوال قادیانی کیس کے مجرموں کی درخواست سماعت کیلئے منظور

فوجی عدالت نے ۲ مجرموں کو موت اور ۴ کو عمر قید کی سزا سنائی تھی

ساہیوال (نمائندہ جنگ) لاہور ہائیکورٹ ملتان بنچ نے ساہیوال کے مشہور قادیانی کیس کے مجرموں کی درخواست سماعت کیلئے منظور کرلی ہے۔ مجرموں نے ۲۶ ستمبر ۸۵ء کو فائرنگ کر کے جامعہ رشیدیہ کے قاری بشیر احمد اور طالب علم رہنما انصر رفیق کو اپنی عبادت گاہ کے سامنے ہلاک کر دیا تھا جس کے بعد پولیس نے نعیم الدین محمد الیاس نثار قدیر حاذق رفیق اور محمد امین کو گرفتار کر لیا گیا تھا جبکہ بینک منیجر لطف الرحمٰن اور گورنمنٹ کالج کے پروفیسر محمد طفیل مفرور ہو گئے۔ مارشل لاء عدالت نمبر ۲ نے ان کے خلاف فیصلہ سناتے ہوئے نعیم الدین اور الیاس کو سزائے موت دی جبکہ نثار 'قدیر' حاذق اور محمد رفیق کو عمر قید کی سزا دی صدر نے ان سزاؤں کے خلاف اپیل مسترد کر دی تھی مگر اب مجرموں نے مارشل لاء کی سزاؤں کے خلاف اپیل کی ہے۔

جنوبی افریقہ میں مسلمانوں کے خلاف قادیانیوں کی درخواست کی سماعت ملتوی

گوجرانوالہ (نمائندہ جنگ) جنوبی افریقہ کی عدالت میں مسلمانوں کیخلاف قادیانیوں کی درخواست کی سماعت مدعی کی عدالت کی درخواست کے باعث جولائی تک کے لئے ملتوی ہو گئی ہے اور ڈپٹی اٹارنی جنرل سید ریاض الحسن گیلانی مولانا منظور احمد چنیوٹی مولانا عبدالرحیم اشعر جناب محمود احمد غازی مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور مولانا منظور احمد الحسینی پر مشتمل جو وفد مسلمانوں کے وکلاء کی مدد کے لئے پاکستان سے گیا تھا وہ ایک دو روز تک وطن واپس پہنچ رہا ہے۔ جنوبی افریقہ کے مسلمانوں نے قادیانیوں کو عملی طور پر غیر مسلم اقلیت کی حیثیت دینے کے لئے مسلم سوسائیٹیوں سے نکال دیا ہے اور قادیانی مردوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے سے روک دیا ہے جس کی وجہ سے جنوبی افریقہ کی عدالت میں قادیانیوں اور مسلمانوں کے درمیان مقدمہ کی سماعت ہو رہی ہے مسلمانوں کا موقف ہے کہ قادیانی غیر مسلم ہیں اس لئے نہ تو وہ مسلمان سوسائیٹیوں اور تنظیموں کے ممبر بن سکتے ہیں اور نہ ہی مسلمانوں کے قبرستان میں قادیانی میت کو دفن کیا جاسکتا ہے وفد کے ایک رکن مولانا منظور احمد الحسینی نے گذشتہ روز فون پر اطلاع دی ہے کہ مقدمہ کی سماعت جب شروع ہوئی تو دو دن کی جرح کے بعد قادیانیوں کے مدعی نے درخواست دے دی کہ وہ علالت کی وجہ سے مقدمہ کی کارروائی میں شریک نہیں ہو سکتا جس کی وجہ سے مقدمہ کی سماعت جولائی تک کے لئے ملتوی کر دی گئی ہے

ھَل مِن مَّزِید

"جنگ" لاہور 9.3.87

قادیانی نواز سیاستدانوں کو بے نقاب کیا جائے گا

قانون میں ترمیم کے بعد افواج پاکستان میں قادیانیوں کی بھرتی پر پابندی عائد کی جائے

قادیانی جماعت پر پابندی لگائی جائے، عالمی مجلس احرار اسلام کے زیراہتمام نویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے مطالبات

چنیوٹ (نامہ نگار) عالمی مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام صدیق آباد (ربوہ) میں ۹ویں سالانہ شہدائے ختم نبوت کانفرنس گذشتہ شب اختتام پذیر ہو گئی کانفرنس کے آخری اجلاسوں سے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے صدر مولانا خان محمد ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن شاہ بخاری مولانا سید عطاء المومن شاہ بخاری مولانا قاری اللہ یار ارشد قاری امین گوہر ملک رب نواز ایڈووکیٹ چوہدری خالد لطیف چیمہ ایڈووکیٹ چوہدری عبدالمتین ایڈووکیٹ مولانا غلام محی الدین صدیقی مولانا محمد الیاس قاسمی مولانا نذیر احمد مولانا عبدالستار مولانا ابوسفیان مولانا اشرف نائب حافظ انیس الرحمٰن مولانا اشتیاق احمد سید کفیل بخاری مولانا فضل الرحمٰن احرار و دیگر علماء اور جید علماء نے خطاب کیا جبکہ احرار رضاکاروں نے چنیوٹ سے ربوہ تک سائیکلوں پر جلوس نکالا اور ربوہ کے مختلف بازاروں میں نعرے لگاتے ہوئے جلسہ گاہ تک پہنچے پولیس نے سخت حفاظتی انتظامات کر رکھے تھے مقررین نے کہا کہ پاکستان جس نعرے کے لئے بنایا گیا شہدائے ختم نبوت اسی نعرہ کے تحفظ کے لئے میدان میں آئے تھے جب تک پاکستان میں ناموس رسالت ناموس صحابہؓ کا تحفظ اور حکومت الٰہیہ کا قیام عمل میں نہیں لایا جائے گا وہ اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے اس کے لئے وہ بڑی سے بڑی قربانی سے بھی گریز نہیں کریں گے دور حاضر کے مسلمانوں کو شہدائے ختم نبوت نے زندہ رہنے کا جو ڈھنگ سکھایا ہے تاریخ اسلام اس پر ناز کرتی رہے گی وہ وقت آنے والا ہے جب احرار رضاکار ختم نبوت کے غداروں پر قہر الٰہی بن کو ٹوٹ پڑیں گے قادیانیوں کے تعاقب کے لئے ملک اور بیرون ملک ختم نبوت کانفرنسیں ہوتی رہیں گی قادیانی نواز سیاستدانوں کو بے نقاب کیا جائے گا کانفرنس میں متعدد قراردادیں منظور کی گئیں جن کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ چنیوٹ کو ضلع کا درجہ دیا جائے ربوہ کا نام صدیق آباد رکھا جائے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے تمام مطالبات فوری تسلیم کئے جائیں مولانا اسلم قریشی زندہ ہیں تو انہیں کو برآمد کیا جائے ورنہ قاتلوں کو بے نقاب کیا جائے ساہیوال اور سکھر کے شہدائے ختم نبوت کے قاتلوں کو دی جانے والی سزا پر عمل در آمد کرایا جائے ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے شناختی کارڈ میں مذہب اور خون گروپ کے خانوں کا اضافہ کیا جائے ربوہ کی پہاڑیوں کے متعلق قادیانیوں کی بوگس اپیل کو مسترد کیا جائے اور کچی آبادیوں کے مکینوں کو مالکانہ حقوق دئے جائیں اور ترقیاتی اخراجات معاف کئے جائیں ربوہ میں صدارتی آرڈیننس پر عمل در آمد کرایا جائے چونکہ جماعت احمدیہ ایک سیاسی جماعت ہے اس لئے اس پر پابندی لگائی جائے جماعت احمدیہ کے وقف کو غیر مسلم اوقاف کی تحویل میں دیا جائے فوج کے تینوں شعبوں سے قادیانیوں کو نکالا جائے اور آئندہ کے لئے قانون میں فوری ترمیم کر کے فوج میں قادیانیوں کی بھرتی ممنوع قرار دی جائے دیگر کلیدی عہدوں اور خصوصاً محکمہ تعلیم سے قادیانیوں کو برطرف کیا جائے اسلامیات پڑھانے پر کوئی مرزائی نہ رکھا جائے قرآن پاک اور احادیث نبویؐ چھاپنے کے جتنے لائسنس مرزائیوں کو دئے گئے ہیں وہ تمام کے تمام فوری منسوخ کئے جائیں اور قادیانیوں پر قرآن و حدیث چھاپنے کی پابندی لگائی جائے بیرون ملک پاکستان کے خلاف مذموم پراپیگنڈہ کرنے والے مرزائیوں کی پاکستانی شہریت ختم کی جائے

ذرا مولوی کی لسانی تو دیکھ

(یہ خبر 29 نومبر 1986ء کو جنگ لاہور میں شائع ہوئی تھی)

شریعت بل منظور نہ ہوا تو متوازی عدالتیں قائم کر دیں گے

تین ماہ تک ختم نبوت کے منکروں کو کلیدی عہدوں سے ہٹایا نہ گیا تو قادیانیوں کے ساتھ حکومت کو بھی ختم کر دیں گے

مولانا عبداللہ درخواستی، زاہد الراشدی، سینیٹر سمیع الحق اور سینیٹر قاضی عبداللطیف کا گوجرانوالہ میں جلسہ سے خطاب

گوجرانوالہ (نمائندہ جنگ) جمعیت علماء اسلام کے سربراہ مولانا محمد عبداللہ درخواستی نے کہا کہ ہم غیر ملکی نظاموں کو نہیں مانتے اور ہمارا نصب العین یہ ہے کہ پاکستان میں خدا کے نظام کا نفاذ کیا جائے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے جمعیت علماء اسلام کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ جلسکی صدارت سابق ضلعی امیر مولانا سرفراز خاں صفدر نے کی۔ جبکہ پارٹی کے مرکزی جنرل سیکرٹری مولانا سمیع الحق ڈپٹی سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی سابق ایم این اے مولانا عبدالحلیم صوبہ سندھ۔ مولانا فداالرحمٰن درخواستی اور سینیٹر مولانا قاضی عبداللطیف نے بھی خطاب کیا۔ مولانا محمد عبداللہ درخواستی نے کہا کہ ہمیں اس ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ماہ رجب سے پہلے منکرین ختم نبوت کو ان کے کلیدی عہدوں سے ہٹا دے۔ ورنہ قادیانیوں کو ہٹانے کے علاوہ اقتدار کو بھی ختم کر دیا جائے گا۔ جمعیت علماء اسلام کے ڈپٹی جنرل سیکرٹری مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ ملک کی سرحدوں کو درپیش خطرات کے پیش نظر قومی وحدت کے لئے نظریاتی استحکام پیدا کیا جائے اور جذبہ جہاد کو فروغ دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ جمعیت علماء اسلام کے زیر اہتمام مختلف شہروں میں جہاد کانفرنسوں کا اہتمام کیا جائے گا۔

جمعیت علماء اسلام کے رہنما سینیٹر مولانا سمیع الحق نے کہا ہے کہ اگر حکومت نے شریعت بل منظور نہ کیا تو ہم فرنگی کی بنائی ہوئی عدالتوں کے مقابلہ میں متوازی اسلامی عدالتیں قائم کریں گے اور مسلمانوں سے اپیل کریں گے کہ ان عدالتوں میں نہ جاؤ۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے جمعیت علماء اسلام کے زیر اہتمام منعقد مدرسہ نصرالعلوم میں ہونے والے جلسہ عام سے کیا۔ سینیٹر مولانا سمیع الحق نے کہا کہ شریعت بل نے اہل حق اور اہل باطل کو الگ الگ کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ روس اسرائیل امریکہ بھارت حتیٰ کہ ایران بھی ہمارا اور عربوں کا دشمن ہے انہوں نے کہا کہ ایران اسرائیل کا آلہ کار ہے اور امریکہ نے جو اسلحہ ایران کو فراہم کیا ہے وہ اسرائیل کی وساطت سے ایران پہنچا ہے۔ جمعیت علماء اسلام کے راہنما سینیٹر قاضی عبداللطیف نے کہا کہ انگریزوں کے بنائے ہوئے قوانین کو مزید برداشت نہیں کیا جائے گا اور اب وقت آگیا ہے کہ اس ملک میں اسلامی انقلاب کا راستہ کوئی نہیں روک سکے گا۔ جلسہ سے جمعیت علماء اسلام سندھ کے امیر مولانا فداالرحمٰن درخواستی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کا قیام اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے عمل میں آیا تھا اس لئے عوامی خواہشات کا احترام کرتے ہوئے یہاں فوراً اسلامی نظام نافذ کیا جائے اور شریعت بل کو منظور کیا جائے۔ ممتاز مذہبی شخصیت مولانا فرقان الحق نے جمعیت علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

قادیانیوں کے کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات لگانے پر بہاولنگر میں طلبہ کا جلوس اور احتجاجی ھڑتال

بہاولنگر (نمائندہ جنگ) گذشتہ روز بہاولنگر میں کالج کے طلبہ نے کلاسوں کا بائیکاٹ کرتے ہوئے قادیانیوں کے کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات لگانے اور مسلمانوں کے جذبات مجروح کرنے کے خلاف ایک جلوس نکالا جو مختلف شاہراہوں سے گذرتا ہوا جب شہر میں داخل ہوا تو طلبہ کے مشتعل گروپ نے قادیانیوں کی بعض دکانوں کو توڑ پھوڑ کر کے نقصان پہنچایا۔ طالب علموں نے مختلف مقامات پر اپنے خطابات میں واضح کیا کہ فوری طور پر قادیانیوں کو کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات لگانے سے باز رکھا جائے ورنہ نتائج کی ذمہ داری انتظامیہ پر ہوگی۔ طلبہ کی اپیل پر شہر میں ہڑتال بھی رہی۔ دریں اثناء معلوم ہوا ہے کہ ضلعی انتظامیہ نے یقین دلایا ہے کہ طلبہ کے مطالبات مان لئے جائیں گے۔

"جنگ" لاہور 9.3.87

بلاتبصرہ

جنگ لاہور 8.3.87

ہماری اور امریکہ کی لڑائی میں جماعتِ اسلامی کا کوئی کام نہیں

میں تمام ملاؤں کو جانتا ہوں وہ اپنی زبانیں بند رکھیں ورنہ میں انکے پول کھول دونگا۔ جب تک یہاں یزید آتے رہینگے ہم حسینیت کا کردار ادا کرتے رہینگے۔ سکندر خان خلیل کی برسی پر ولی خان کا خطاب

جھگڑا اسلام کا ہے نہ کرسی کا۔ یہ لوگ اپنا وطن سکھوں کو دیکر آئے ہیں، اگر ولی خان کا دادا انہیں مسلمان نہ کرتا تو آج انکے سر پر بودی ہوتی، یہ بنگال نہیں یہاں البدر اور الشمس نہیں چل سکتیں

پشاور (نمائندہ جنگ) عوامی نیشنل پارٹی کے سربراہ خان عبدالولی خان نے کہا ہے کہ حکومت افغان مسئلہ حل نہیں کرنا چاہتی کیونکہ نہ ہی وہ صلح کرنا چاہتی ہے۔ سابق صوبائی گورنر اور عوامی نیشنل پارٹی کے رہنما ارباب سکندر خان خلیل کی پانچویں برسی کے موقع پر ہفتہ کے روز ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ولی خان نے کہا کہ امریکی بھی روسیوں کو جنگ کر کے افغانستان سے نہیں نکال سکتے۔ ظاہر ہے اب بات چیت کا ہی واحد راستہ ہے اور میں نے ۳ مہینوں تک کوشش کر کے مصالحت اور بات چیت کے لئے راستہ نکالا مہاجرین کو میں نے یہ ضمانت دی کہ اگر وہ واپس جائیں تو انہیں نہ کوئی تکلیف ہو گی بلکہ ہر ممکنہ مراعات دی جائیں گی میرے اس مشورے کا مہاجرین پر اچھا اثر پڑا اور انہوں نے اپنے اثاثے

باقی صفحہ ۵ کالم ۶ پر

بقیہ: ولی خان

فروخت کر کے جانے کی تیاریاں شروع کیں جس سے حکومت اور جماعت اسلامی کو تکلیف ہونے لگی۔ بلوچستان سے جانے والوں کو گرفتار کر کے انہیں جیلوں میں ٹھونسا گیا اس طرح حال ہی میں ایک اتحاد قبائل کے لوگ مسئلے کا حل نکالنے اور علاقے میں امن قائم کرنے کے لئے جب کابل جانے کی تیاری کرنے لگے تو ان پر ڈنڈے برسائے گئے اور ان کے رہنماؤں کو گرفتار کر لیا انہوں نے کہا کہ ابھی حال ہی میں امریکہ نے پاکستان کو چار ارب ڈالر امداد دینے کی بات کی ہے ظاہر ہے اس پر ملنے والے دس فیصد کمیشن سے یہ لوگ کیسے دستبردار ہو سکتے ہیں اگر روس افغانستان سے چلا گیا تو اس کمیشن کے ساتھ ساتھ ان کی اہمیت بھی ختم ہو جائے گی بلکہ اس طرح جس طرح خرگوش کا شکار ختم ہونے پر شکاری کتوں کی اہمیت ختم ہو جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری اور امریکہ کی لڑائی میں جماعت اسلامی کا کیا کام ہے۔ انہوں نے کراچی اور اسلام آباد کے دو واقعات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ یہاں بعض لوگ اپنے کتے کے لئے دو منزلہ مکان تعمیر کرتے ہیں اور اپنے کتوں کو سردیوں میں باقاعدہ کوٹ پہناتے ہیں یہاں کتنے لوگ ہیں جنہیں اپنا گھر اور سردیوں میں کوٹ میسر ہے۔ انہوں نے کہا کہ انگریز تو کمشن نکالنے کے بعد ملک ہمارے حوالے کر دیتا تھا مگر یہ لوگ تو یہ بھی نہیں دیتے۔ انہوں نے کہا کہ جھگڑا نہ اسلام کا ہے اور نہ کرسی کا بلکہ ہماری جدوجہد عوامی حقوق کے لئے ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ لوگ جو اپنا وطن سکھوں کے حوالے کر کے بھاگ آئے ہیں اور اگر ولی خان کا دادا وہاں جا کر انہیں اسلام کی تبلیغ نہ کرتا تو آج بھی ان کے سروں پر "بودی" ہوتی۔ انہوں نے کہا کہ یہ بنگال نہیں ہے اور یہاں الشمس اور البدر کی تنظیمیں نہیں چلیں گی۔ انہوں نے خان عبدالغفار خان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ آپ کے عدم تشدد کی بات بجا سہی مگر کیا اسلام میں قصاص نام کی کوئی چیز بھی ہے یا نہیں اور کیا آنکھ کے بدلے آنکھ، کان کے بدلے کان اور ہاتھ کے بدلے ہاتھ اسلام نہیں ہے۔ ہم یہ برداشت کر سکتے کہ لوگ ہماری بوٹیاں نوچتے رہیں اور ہم عدم تشدد کی باتیں کرتے رہیں۔

انہوں نے کہا کہ میں تمام ملاؤں کو جانتا ہوں بہتر یہ ہے کہ وہ اپنی زبانوں کو بند رکھیں ورنہ میں اب ہندوستان سے ان کے مکمل شجرہ ہائے نسب لایا ہوں جن میں ان تمام مولویوں کا ذکر تفصیل سے ہے جنہوں نے انگریزوں سے محض دس روپے وظیفہ لے کر اللہ، رسولؐ، قرآن، حدیث اور دین کو بیچا ہے۔ جنرل ضیاء الحق تو انگریزوں سے کہیں زیادہ متوثر ہے کہ نہ صرف مدینہ جا کر سجدے کرتا ہے بلکہ ان مولویوں کو ڈپٹی کمشنر کے برابر گریڈ بھی دیئے ہوئے ہیں۔ اس بات کا ذکر کرتے ہوئے کہ اسلام میں حزب مخالف کا تصور نہیں ولی خان نے کہا کہ یزید کی حکومت کے خلاف جب امام حسینؓ نے حزب مخالف کا کردار ادا کیا تھا تو کیا حسینؓ کا یہ فعل غیر اسلامی تھا۔ انہوں نے کہا کہ اگر حسینؓ کی مخالفت اسلامی تھی تو پھر ولی خان بھی اپوزیشن کا لیڈر ہے انہوں نے حکمرانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے انگریزوں کے دور سے لے کر اب تک تمام یزیدوں کے گریبانوں میں ہاتھ ڈالا ہے جب تک یہاں یزید آتے رہیں گے ہم حسینیت کا کردار ادا کرتے رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ حکمرانوں نے افغان انقلاب کے بعد اسلام کا نام لینا شروع کیا کیونکہ افغان انقلاب اور شہنشاہ ایران کے خاتمہ نے اس علاقے میں امریکہ کو لرزہ براندام کر دیا اور اس نے محسوس کیا کہ پاکستان جو اس کا واحد ٹھکانہ رہ گیا ہے یہاں اپنے ایجنٹوں کے ذریعے اللہ اور رسولؐ کی بجائے اپنی قسم کا اسلام لائیں۔

خدائی خدمت گار تحریک کے بانی رہنما خان عبدالغفار خاں نے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ محمد علی جناحؒ کا پاکستان ختم ہو چکا ہے اور اگر اب نیا پاکستان بنانا ہے تو میں اس کے لئے تیار ہوں مگر شرط یہ ہے کہ آئین ہماری مرضی کے مطابق تیار ہو اور معدنیات و وسائل پر ہمارا اپنا اختیار ہو جلسے سے خطاب کرتے ہوئے پارٹی کے رہنماؤں عبداللطیف آفریدی افضل خان اور الحاج غلام احمد بلور اور پختون سٹوڈنٹس فیڈریشن کے مرکزی صدر میاں افتخار حسین نے کہا کہ حکومت ملک میں امن و امان کے قیام میں ناکام ہو گئی ہے ظلم و ستم زوروں پر ہے یہاں تک کہ کراچی میں جب پختونوں نے قرآن کے واسطے دیئے تو انہیں کہا گیا کہ ہم پختونوں کا قرآن نہیں مانتے۔

یہ مسلماں ہیں......

11.2.87

فلسطینیوں کو مُردہ انسانوں کا گوشت کھانے کی اجازت

بھوک کے ہاتھوں مرنے والوں کو انسان کھانے کی اجازت ہے: لبنان کے عالم دین کا فتویٰ

بیروت میں قید فلسطینی کتے بلیاں کھانے لگے

بیروت (ریڈیو رپورٹ) اطلاعات کے مطابق بیروت میں برج البراجنہ کے فلسطینی کیمپ میں خوراک کی قلت کی وجہ سے لوگ کتے اور بلیاں تک کھانے پر مجبور ہو گئے ہیں اس کیمپ میں ۳۵ ہزار سے زائد افراد محصور ہیں۔

بیروت (بی بی سی) ایک مذہبی راہنما نے فتویٰ صادر کیا ہے کہ کیمپ میں پھنسے ہوئے فلسطینی مردہ جانور کھا سکتے ہیں اور مجبوری کی حالت میں مردہ انسانوں کا گوشت بھی کھا سکتے ہیں۔ یہ فلسطینی گذشتہ ۳ ماہ سے لبنان کی شیعہ امل ملیشیا کے محاصرے میں ہیں۔ اور زبردست فاقہ کشی کا شکار ہو گئے ہیں۔

اسلام مساجد تعمیر کرنے کا نہیں، امریکہ سے مقابلہ کرنے کا نام ہے

پاکستان، ہندوستان اور افریقہ میں جو اسلام پھیلایا جا رہا ہے وہ اسلام نہیں کفر ہے: فخرالدین حجازی

لاہور (سٹاف رپورٹر) ایرانی پارلیمینٹ کے رکن پروفیسر فخرالدین حجازی نے کہا کہ امریکہ اسرائیل روس اور منافقین اسلام کے چار بڑے دشمن ہیں "ان کیساتھ ہم کسی صورت دوستی نہیں کر سکتے" وہ گذشتہ روز خانہ فرہنگ ایران کی ایک تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ کچھ اسلامی ممالک کے رہنماؤں نے معاہدہ کیمپ ڈیوڈ کے ذریعے امریکہ اور اسرائیل سے گٹھ جوڑ کر لیا ہے۔ انہوں نے بعض راہنماؤں پر الزام لگایا کہ وہ اسلام کے غدار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ لبنان اور فلسطین میں مسلمانوں کا خون بہا رہا ہے اور روس افغانستان میں۔ انہوں نے کہا کہ کچھ رجعت پسند حکمران قرآن کے اسلام کی بجائے امریکہ کے اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں "اسلام بڑی بڑی مساجد تعمیر کرنیکا نام نہیں" "اسلام امریکہ اور روس کا مقابلہ کرنیکا نام ہے" یہ لوگ پاکستان ہندوستان اور افریقہ میں جس اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں وہ اسلام نہیں کفر ہے" آج تمام اسلامی ممالک اور روس کے مسلمانوں میں اسلامی انقلاب کا شعور پیدا ہو چکا ہے جلد تمام دنیا میں اسلام کو فتح حاصل ہو گی "ہم نے بصرہ کا محاصرہ کر لیا ہے تاکہ عراق میں بھی اسلامی حکومت قائم ہو" بہت جلد فلسطین اور افغانستان کے مسلمانوں کو فتح حاصل ہو گی "اسرائیل تباہ ہو جائیگا" اس تقریب سے صاحبزادہ خورشید گیلانی اور آغا سید علی موسوی نے بھی خطاب کیا۔

10.3.87

اسلامی جمہوریۂ پاکستان کے قیام کا مقصد؟؟؟

گستاخِ رسولؐ کے لئے سزائے موت مقرر کر کے مقصد پاکستان کی تکمیل کی گئی ہے

مختلف مساجد میں خطباء نے سینٹ سے نویں ترمیمی بل کی منظوری پر اطمینان کا اظہار کیا۔

لاہور (نمائندہ جنگ) صوبائی دارالحکومت کی مختلف مساجد میں خطباء کرام نے اپنے خطبات میں سینٹ میں پاس ہونے والے نویں ترمیمی بل پر اطمینان کا اظہار کیا۔ علماء کرام نے کہا کہ گذشتہ دن پاکستان کی تاریخ میں سنہری حروف کے ساتھ تحریر کیا جائے گا کہ اس میں موجودہ حکومت نے گستاخ رسولؐ کیلئے موت یا عمر قید کی سزا منظور کر کے مقاصد پاکستان کی تکمیل کی ہے مجلس علماء پاکستان کی پریس ریلیز کے مطابق علماء کرام نے وزیراعظم محمد خان جونیجو کا بحالی جمہوریت کے وعدہ کو پورا کرنے کے بعد اسلامی شریعت کے نفاذ کا وعدہ پورا کرنے پر شکریہ ادا کیا۔

بشکریہ "جنگ" لاہور

اخبار احمدیہ مارچ 87

KALENDER DER GEBETSZEITEN

کیلنڈر
پنج گانہ نمازوں کے اوقات

Januar

JAN	Sahar سحر	Fajr فجر	So.Aufg طلوع آفتاب	Zohr ظہر	Asr عصر	So.Un. غروب آفتاب	Maghrib مغرب	Ishaa عشاء
01	06.20	06.54	08.23	12.34	14.20	16.36	16.39	17.56
06	06.20	06.54	08.22	12.36	14.25	16.41	16.44	18.01
11	06.19	06.53	08.20	12.38	14.30	16.48	16.51	18.07
16	06.17	06.51	8.16	12.40	14.36	16.55	16.58	18.15
21	6.14	6.48	8.12	12.41	14.43	17.02	17.05	18.22
26	6.10	6.45	8.06	12.43	14.49	17.10	17.13	18.30
31	6.04	6.40	8.00	12.44	14.56	17.19	17.22	18.39

FEBRUARY

	Sahar	Fajr	So.Aufg	Zohr	Asr	So.Un.	Maghrib	Ishaa
1	6.03	6.36	7.58	12.44	14.58	17.21	17.24	18.41
6	5.57	6.30	7.51	12.44	15.05	17.29	17.32	18.49
11	5.50	6.23	7.43	12.45	15.11	17.38	17.41	18.58
16	5.42	6.16	7.34	12.44	15.18	17.46	17.49	19.06
21	5.33	6.08	7.24	12.44	15.25	17.55	17.58	19.15
26	5.23	5.59	7.14	12.43	15.31	18.03	18.06	19.23

MÄRZ

	Sahar	Fajr	So.Aufg	Zohr	Asr	So.Un.	Maghrib	Ishaa
1	5.17	5.45	7.06	12.43	15.35	18.09	18.12	19.29
6	5.07	5.36	6.58	12.42	15.40	18.17	18.20	19.37
11	4.56	5.26	6.47	12.41	15.46	18.2[illegible]	18.28	19.45
16	4.44	5.16	6.36	12.39	15.51	18.3[illegible]	18.36	19.53
21	4.32	5.06	6.20	12.38	15.56	18.41	18.44	20.01
26	4.20	4.56	6.19	12.38	16.01	18.49	18.52	20.09
29	5.12	5.49	7.08	12.35	17 03	19.54	19.57	21 14

APRIL

	Sahar	Fajr	So.Aufg	Zohr	Asr	So.Un.	Maghrib	Ishaa
1	5.04	5.47	7.02	13.34	17.06	19.59	20.02	21.18
6	4.51	5.31	6.51	13.33	17.10	20.06	20.09	21.26
11	4.37	5.21	6.40	13.32	17.14	20.14	20.17	21.34
16	4.23	5.11	6.30	13.30	17.17	20.22	20.25	21.42
21	4.08	5.02	6.20	13.30	17.21	20.30	20.33	21.50
26	3.54	4.53	6.10	13.28	17.24	20.38	20.41	21.58
30	3.41	4.46	6.02	13.28	17.27	20.44	20.47	22.04

MAI

	Sahar	Fajr	So.Aufg	Zohr	Asr	So.Un.	Maghrib	Ishaa
1	3.38	4.40	6.01	13.27	17.27	20.46	20.49	22.09
6	3.22	4.26	5.52	13.27	17.30	20.53	20.56	22.13
11	3.06	4.14	5.44	13.27	17.33	21.01	21.04	22.21
16	2.48	4.06	5.37	13.27	17.36	21.08	21.11	22.28
21	2.29	4.02	5.30	13.27	17.39	21.15	21.18	22.35
26	2.07	3.56	5.25	13.27	17.41	21.21	21.24	22.41
31	1.31	3.52	5.20	13.28	17.44	21.27	21.30	22.47

JUNI

	Sahar	Fajr	So.Aufg	Zohr	Asr	So.Un.	Maghrib	Ishaa
1	1.23	3.47	5.19	13.28	17.44	21.28	21.31	22.48
6	1.24	3.44	5.16	13.29	17.46	21.33	21.36	22.53
11	1.25	3.42	5.14	13.30	17.48	21.37	21.40	22.57
16	1.26	3.41	5.13	13.31	17.50	21.40	21.43	23.00
21	1.27	3.42	5.13	13.32	17.51	21.41	21.44	23.01
26	1.28	3.43	5.15	13.33	17.52	21.42	21.45	23.02
30	1.29	3.45	5.17	13.34	17.52	21.42	21.45	23.02

Juli

	Sahar سحر	Fajr فجر	So.Aufg طلوع آفتاب	Zohr ظہر	Asr عصر	So.Un. غروب آفتاب	Maghrib مغرب	Ishaa عشاء
1	1.29	3.45	5.10	13.34	17.52	21.42	21.45	23.02
6	1.30	3.50	5.21	13.35	17.53	21.40	21.43	23.00
11	1.31	3.54	5.26	13.36	17.52	21.37	21.40	22.57
16	2.03	3.59	5.31	13.36	17.51	21.33	21.36	22.53
21	2.29	4.04	5.37	13.37	17.50	21.26	21.31	22.48
26	2.49	4.10	5.43	13.37	17.47	21.21	21.24	22.41
31	3.07	4.16	5.50	13.37	17.45	21.14	21.17	22.34

AUGUST

	Sahar	Fajr	So.Aufg	Zohr	Asr	So.Un.	Maghrib	Ishaa
1	3.11	4.20	5.52	13.37	17.44	21.13	21.16	22.33
6	3.37	4.27	5.59	13.36	17.41	21.05	21.08	22.25
11	3.41	4.34	6.06	13.36	17.37	20.56	20.59	22.16
16	3.55	4.40	6.13	13.35	17.32	20.47	20.50	22.07
21	4.08	4.47	6.21	13.34	17.27	20.38	20.41	21.57
26	4.20	4.53	6.28	13.32	17.21	20.27	20.30	21.47
31	4.32	5.03	6.36	13.31	17.15	20.17	20.20	21.37

SEPTEMBER

	Sahar	Fajr	So.Aufg	Zohr	Asr	So.Un.	Maghrib	Ishaa
1	4.34	5.10	6.37	13.30	17.14	20.15	20.18	21.35
6	4.44	5.19	6.45	13.29	17.07	20.04	20.07	21.24
11	4.55	5.29	6.52	13.27	17.00	19.53	19.56	21.13
16	5.04	5.38	7.00	13.25	16.52	19.42	19.45	21.02
21	5.13	5.46	7.07	13.24	16.45	19.31	19.34	20.51
26	4.22	4.54	6.15	12.22	15.37	18.20	19.23	19.40
30	4.29	5.01	6.21	12.21	15.30	18.11	18.14	19.31

OKTOBER

	Sahar	Fajr	So.Aufg	Zohr	Asr	So.Un.	Maghrib	Ishaa
1	4.31	5.01	6.23	12.20	15.29	18.09	18.12	19.29
6	4.39	5.07	6.30	12.19	15.21	17.58	18.01	19.18
11	4.47	5.16	6.38	12.17	15.12	17.48	17.51	19.08
16	4.55	5.23	6.46	12.16	15.04	17.37	17.40	18.57
21	5.03	5.30	6.54	12.15	14.57	17.27	17.30	18.47
26	5.11	5.37	7.02	12.14	14.49	17.18	17.21	18.38
31	5.18	5.45	7.11	12.09	14.26	16.54	16.57	18.14

NOVEMBER

	Sahar	Fajr	So.Aufg	Zohr	Asr	So.Un.	Maghrib	Ishaa
1	5.19	5.50	7.16	12.14	14.41	17.07	17.10	18.27
6	5.27	5.57	7.21	12.14	14.34	16.58	17.01	18.18
11	5.34	6.03	7.29	12.14	14.28	16.51	16.54	18.11
16	5.41	6.10	7.37	12.15	14.23	16.44	16.47	18.04
21	5.47	6.16	7.45	12.16	14.18	16.38	16.41	17.58
26	5.54	6.21	7.53	12.17	14.15	16.33	16.36	17.53
30	5.58	6.26	7.58	12.19	14.13	16.30	16.33	17.50

DEZEMBER

	Sahar	Fajr	So.Aufg	Zohr	Asr	So.Un.	Maghrib	Ishaa
1	5.59	6.34	8.00	12.19	14.12	16.30	16.33	17.50
6	6.05	6.39	8.06	12.21	14.11	16.27	16.30	17.47
11	6.09	6.44	8.12	12.23	14.10	16.26	16.29	17.46
16	6.13	6.48	8.16	12.26	14.11	16.26	16.29	17.46
21	6.17	6.51	8.20	12.28	14.13	16.28	16.31	17.48
26	6.19	6.53	8.22	12.31	14.15	16.31	16.34	17.51
31	6.20	6.54	8.23	12.33	14.19	16.35	16.38	17.55

ZEITENUNTERSCHIED

شہروں کے اوقات کا فرق

JAMAUAR	Son.Aufg	Son.Unt
Berlin	-8	-30
Hamburg	+10	-21
Köln	+10	+3
Nürnberg	-12	-7
Bremen	+11	-14
München	-19	-4
Hannover	+6	-14
Stuttgart	-7	+3

FEBRUARY	Son.Aufg	Son.Unt
Berlin	-13	-24
Hamburg	+3	-13
Köln	+9	+5
Nürnburg	-11	-8
Bremen	+7	-7
Hannover	+3	-13
Stuttgart	-5	+1
München	-16	-7

MÄRZ	Son.Aufg	Son.Unt
Berlin	-16	-19
Hamburg	+2	+6
Köln	+9	+7
Nürnberg	+8	00
Bremen	+3	-1
München	-9	-11
Hnnover	-1	-4
Stuttgart	00	-1

APRIL	Son.Aufg	Son.Unt
Berlin	-23	+14
Hamburg	-12	+2
Köln	+6	+9
Nürnberg	-8	-11
Bremen	+6	+6
München	-8	-15
Hannover	-13	00
Stuttgart	+3	-4

MAI	Son.Aufg	Son.Unt
Berlin	-29	-9
Hamburg	-19	+9
Köln	+12	+10
Nürnberg	-7	+25
Bremen	-13	+11
München	-4	-19
Hannover	-13	+5
Stuttgart	+3	+13

JUNI	Son.Aufg	Son.Unt
Berlin	-33	+6
Hamburg	-26	+9
Köln	+2	+9
Nürnberg	-9	-13
Bremen	-18	+13
München	-3	-21
Hannover	-18	+9
Stuttgart	+3	-9

پیش کردہ
شعبہ تعلیم و تربیت
مغربی جرمنی

JULI	Son.Aufg	Son.Unt
Berlin	-32	-7
Hamburg	-25	+12
Köln	+2	+16
Nürnberg	-8	-13
Bremen	-16	+14
München	-4	-20
Hannover	-16	+7
Stuttgart	+2	-8

AUGUST	Son.Aufg	Son.Unt
Berlin	-26	+13
Hamburg	-15	+3
Köln	+4	+9
Nürnberg	-8	+12
Bremen	-9	+7
München	-7	-17
Hannover	-3	+2
Stuttgart	+2	-6

SEPTEMBER	Son.Aufg	Son.Unt
Berlin	-21	-17
Hamburg	-6	-3
Köln	+6	+7
Nürnberg	-10	-10
Bremen	-3	-8
München	-11	-13
Hannover	-6	-3
Stuttgart	-2	-3

OKTOBER	Son.Aufg	Son.Unt
Berlin	-8	-12
Hamburg	+5	-2
Köln	+13	+16
Nürnberg	-5	+1
Bremen	+9	+6
München	-9	+1
Hannover	+4	+3
Stuttgart	+2	+10

NOVEMBER	Son.Aufg	Son.Unt
Berlin	-5	-28
Hamburg	+12	-18
Köln	+16	+3
Nürnberg	-7	-8
Bremen	+15	-16
München	-13	-6
Hannover	+9	-13
Stuttgart	-2	+2

DEZEMBER	Son.Aufg	Son.Unt
Berlin	-6	-31
Hamburg	+13	-23
Köln	+12	+3
Nürnberg	-12	-7
Bremen	+15	-15
München	-20	-3
Hannover	+8	-15
Stuttgart	-8	+4

اعلانات

مندرجہ ذیل حضرات اگر خود یا کوئی دوسرا دوست یہ اعلان پڑھے تو دفتر مال کو جلد مطلع کریں۔

محترمہ شمیم بشریٰ صاحبہ وصیت نمبر	20458
مکرم عبدالمنان انجم صاحب "	21940
محترمہ امۃ المتین نصیر صاحبہ "	25491
مکرم نصیر احمد خان صاحب "	25522
عبدالرشید ناز بھٹی "	12896

(۲) گرانٹ کے سلسلہ میں مکرر عرض ہے کہ صدران جماعت فوری طور پر بنک کا نام اکاؤنٹ نمبر اور BANKLEITZAHL ارسال کریں۔

(۳) جن جماعتوں کیطرف سے 87...86 کا بجٹ ابھی تک موصول نہیں ہوا جلد بھجوا دیں - جزاکم اللہ۔

(۴) 86-85-1984 کے LOHN STEURE کے سلسلہ میں تاحال حکومت کیطرف سے اجازت نہ ہونے کی وجہ سے سرٹیفکیٹ جاری نہیں کئے جا سکتے۔

(۵) چندہ ارسال کرتے وقت تفصیل ضرور لکھیں، خواہ انفرادی ہو یا اجتماعی اور بصورت وصیت، وصیت نمبر بھی ضرور لکھیں۔

(نیشنل سیکرٹری مال)

نئی رسید بکس

تمام صدران جماعت وسیکرٹریان مال جن کی رسید بک ختم ہو چکی ہیں اور انہیں نئی رسید بکس درکار ہیں اُن کی خدمت میں اطلاعاً عرض ہے کہ وہ جلسہ سالانہ مغربی جرمنی کے موقعہ پر شعبہ مال کے دفتر میں اپنی پرانی رسید بکس جمع کروا کر نئی رسید بکس حاصل کرلیں۔ (ایڈیشنل سیکرٹری مال)

شعبہ سمعی و بصری :-

صدران جماعت کو خطبہ جمعہ کی کیسٹس باقاعدگی سے ارسال کی جاتی ہیں گذارش ہے کہ بل کی ادائیگی کیطرف خصوصی توجہ فرمائیں

نیشنل سیکرٹری سمعی و بصری

بقیہ صفحہ سے آگے

وہ رکھتا ہے تقاضا کیا کہ اپنے بندوں کو ان کے دام تزویر چھڑائے اسلئے اس نے اپنے اس مسیح کو بھیجا تا وہ دلائل کے حربہ سے اس صلیب کو توڑے جس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بدن کو توڑا تھا اور زخمی کیا تھا۔ تریاق القلوب ص ۱۳-۱۲

ہمبرگ مشن کی سرگرمیاں

ہمبرگ سے افتخار احمد صاحب نمائندہ اخبار احمدیہ لکھتے ہیں

فروری 1987 میں ہمبرگ ریجن سے متعلقہ دس[10] جماعتوں کو تقریباً 250 اور ہمبرگ کے تقریباً بیس[20] افراد کو 100 کتب اُن کو زیر تبلیغ احباب کیلئے دی گئیں۔

BAD OLDESLOE کی ایک زیرِ تبلیغ جرمن فیملی کو ہمبرگ مشن میں آنے کی دعوت دی گئی۔ اُن کی آمد پر انہیں مشن ہاؤس دکھایا گیا۔ کھانے اور چائے کے بعد مکرم لئیق احمد صاحب منیر مبلغ سلسلہ نے اُن کو جماعتی تصاویر کے البم دکھانے کے علاوہ اُن کے سوالات کے جوابات دیئے۔ اسیطرح ایک اور جرمن دوست کو بھی مدعو کیا گیا اور تقریباً دو گھنٹے اُن کے ساتھ تبلیغی نشست رہی۔

ہمبرگ میں بڑے مشن کیلئے زمین کی تلاش

حضور اقدس کی خواہش کے مطابق ہمبرگ میں ایک بڑے مشن کی تعمیر کے لئے مناسب جگہ کی تلاش کے کام کو تیز تر کردیا گیا ہے۔

جلسہ پیشگوئی مصلح موعودؓ = ماہ فروری میں جلسہ پیشگوئی مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ جلسہ میں مقررین نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے پس منظر اور دیگر پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ تقریریں اُردو، جرمن اور انگلش میں کی گئیں۔

تعلیم و تربیت = احباب جماعت کے علمی معیار کو بلند کرنے کی غرض سے مسجد فضلِ عمر ہمبرگ میں باقاعدہ لائبریری کا کام شروع کیا گیا ہے اس ماہ تقریباً تیس دوستوں نے لائبریری سے استفادہ کیا۔

اطفال — اطفال کی تربیت کے پیشِ نظر ہفتہ وار کلاس ہوتی ہے جس میں اُن کو دینی اور تربیتی امور سکھائے جاتے ہیں۔ کلاس میں شامل تمام اطفال نماز یاد کر چکے ہیں۔ الحمدللہ۔ اسی طرح ناصرات کیلئے بھی کلاس گذشتہ دو ہفتے سے شروع کی گئی ہے جس کی کامیابی کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔